الصلاة عماد الدين

100 مختصر فتاوی جات نماز کے مسائل پر

الفتاوی المبینیۃ بضوء قواعد الدینیۃ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی انس رضا قادری صاحب دامت برکاتہم

الفتاوى المبينية بضوء قواعد الدينيه

مؤلف: ابو الامین مولانا مبین اختر مدنی عفی عنہ

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری مدظلہ العالی

پیشکش: الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی (آن لائن)

کل فتاوی: 100

کل صفحات: 104

عوام میں پائے جانے والے نماز کے متعلق عام سوالات کے مختصر اور آسان انداز میں شرعی جوابات کا بہترین مجموعہ ،جس میں آپ پڑھ سکیں گے نماز کی شرائط ،فرائض،واجبات،مکروہات ،سنن وآداب ،نماز جنازہ ،سجدہ شکر،سجدہ تلاوت،اذان واقامت،امامت اور مسافر کی نماز کے متعلق فتاوی،خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں کو شئیر کرکے ثواب کا عظیم خزانہ حاصل کریں

اس کتاب کا ثواب میں اپنے پیرومرشد امیر اہلسنت ابو بلال مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ،اساتذہ کرام،والدین،طلباء کرام اور خاص طور پر اپنے دادا مرحوم حافظ بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کرتا ہوں ،برائے کرم ایک بار درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب میرے دادا مرحوم کی روح کو بخش دیں ،جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء فی الدارین

فہرست

- نماز جنازہ میں بلند آواز سے ثناء و دعا پڑھنا کیسا ---- 07
- کام کے دوران نفل نماز پڑھنا کیسا ---- 08
- ٹرکش عمامہ میں نماز کا حکم ---- 09
- بغیر وضو کے سجدہ شکر کرنا کیسا ---- 10
- زندگی میں ہی نمازوں کا فدیہ دینا کیسا ---- 11
- کیا کاروبار والا شہر وطن اصلی بن جاتا ہے ---- 12
- کیا مسجد میں نماز عید ہو جاتی ہے ---- 13
- مکروہ اوقات میں سجدہ شکر کرنا کیسا ---- 14
- امام کا منبر پر نمازی کے سامنے منہ کر کے بیٹھنا کیسا ---- 15
- منزل پر پہنچنے سے پہلے ارادہ سفر ختم کر دینے کا حکم ---- 16
- رکوع کی تسبیح ترک کرنے کا حکم ---- 17
- جمعہ کے بعد کی چار سنتوں کا حکم ---- 18
- شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا کیسا ---- 19
- تعداد معلوم نہ ہونے کی صورت میں ادائیگی قضا کا طریقہ ---- 20
- سجدہ سہو اور بعد میں شامل ہونے والا مقتدی ---- 21
- نماز کے دوران آستینیں سیدھی کرنا کیسا ---- 22
- نماز توڑ کر موبائل کی رنگ ٹون بند کرنا کیسا ---- 23
- کیا پاسپورٹ ملنے سے وہ ملک وطن اصلی بنے گا ---- 24
- اکیلے عید کی نماز پڑھنا کیسا ---- 25
- فنائے مسجد میں اذان دینا کیسا ---- 26
- ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم ---- 27
- کھانے کیوجہ سے جماعت چھوڑنا کیسا ---- 28

- نماز کا ٹائم شروع ہونے کے بعد کب قصر کرنا لازم ہے ---------- 29
- امام کا اسٹیج پر جماعت کروانا کیسا ---------- 30
- امام کا محراب سے ہٹ کر جماعت کروانا کیسا ---------- 31
- چرچ میں جماعت کروانا کیسا ---------- 32
- نماز میں مبلغ کے جواب میں درود پڑھنا کیسا ---------- 33
- رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا کیسا ---------- 34
- ایک ہی مجلس میں تکرار آیت سجدہ کا حکم ---------- 35
- وقت گزر جانے کے بعد واجب الاارادہ نماز لوٹانے کا حکم ---------- 36
- حالت سفر میں سنت مؤکدہ کا حکم ---------- 37
- بے وضو اقامت کہنا کیسا. ---------- 38
- سمجھدار بچے کا اذان دینا کیسا ---------- 39
- داڑھی منڈے کی اذان کا حکم ---------- 40
- نماز میں جان بوجھ کر جمائی لینے کا حکم ---------- 41
- مسافر کا فرضوں کی چار رکعتیں پڑھنا کیسا ---------- 42
- قضا نماز کے دوران مکروہ کا شروع ہوجانا ---------- 43
- مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنے کا شرعی حکم ---------- 44
- امام کا سورہ فاتحہ کے بعض حصہ کو آہستہ پڑھنے کا حکم ---------- 45
- حالت سفر میں قضا ہونے والی نماز کی قضا کا حکم ---------- 46
- خودکشی والے کی نماز جنازہ کا حکم ---------- 47
- نماز جنازہ کی خاص شخص کیلئے وصیت کرنا کیسا ---------- 48
- پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری میں بڑی سورت پڑھنا کیسا ---------- 49
- وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ جانے کا حکم ---------- 50
- وضو میں کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالنے کا حکم ---------- 51
- حاجی مکہ میں کب مسافر ہوگا ---------- 52
- یوکے میں مساجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ---------- 53

- مسافر مقیم امام کے پیچھے فاسد کی گئ نماز کی کتنی رکعتیں پڑھے گا ---------- 54
- نماز میں دو سجدوں کی بجائے ایک سجدہ کرنے کا حکم شرعی ---------- 55
- مسجد میں ریکارڈڈ اذان چلانا کیسا ---------- 56
- غیر نمازی سے نمازی کا آیت سجدہ سننے کا حکم ---------- 57
- رکوع بھول کر سجدے میں چلے جانے کا حکم ---------- 58
- گلے میں ہار پہن کر نماز پڑھنے کا حکم ---------- 59
- جاندار کی تصویر والی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ---------- 60
- ہاف آستین والی ٹی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ---------- 61
- امام کا مقتدی کے لقمہ کو نہ لینے سے نماز کا حکم ---------- 62
- نماز میں درود ابراہیمی کے تکرار کا حکم ---------- 63
- نماز میں رکعتوں کی تعداد بھول جانا ---------- 64
- سجدے میں جاتے ہوئے پینٹ نیچے ہوجانے سے نماز کا حکم ---------- 65
- ایک سورت چھوڑ کر دوسری شروع کردینے کا حکم ---------- 66
- دوران نماز ٹشو سے ناک صاف کرنا کیسا ---------- 67
- یونیورسٹی کے ہوسٹل میں قصر نماز کا حکم ---------- 68
- فرضوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ---------- 69
- دوران نماز حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہونا ---------- 70
- بلا عذر قبلہ سے سینہ پھیر دینے سے نماز کا حکم ---------- 71
- لڑکوں کا بالوں میں پونی ٹیل باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ---------- 72
- حطیم میں نماز پڑھتے وقت منہ کس طرف ہو ---------- 73
- ماں باپ کے بلانے پر فرض نماز توڑنا کیسا ---------- 74
- مقتدی کی باقی رکعتوں میں غلطی کی صورت میں سجدہ سہو کا حکم ---------- 75
- نماز کا وقت گزر جانے کے بعد فرض وقت کی نیت سے نماز پڑھنا کیسا ---------- 76
- چلتی کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ---------- 77
- جہاز میں سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ---------- 78

- مکروہ وقت میں قضا نماز پڑھنا کیسا ---------- 79
- مکروہ وقت میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ---------- 80
- حالت اقامت میں موزہ پر مسح کرنے کے بعد مسافر ہوجانا ---------- 81
- نمازی کے سامنے سے بلی یا بچہ کا گزرجانے کا حکم ---------- 82
- تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا کیسا ---------- 83
- وتر کی تیسری رکعت میں قرأت نہ کرنے کا حکم ---------- 84
- مجبوری کیوجہ سے ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں پڑھنا کیسا ---------- 85
- دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا کیسا ---------- 86
- ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا کیسا ---------- 87
- قضائے حاجت کی شدت میں نماز کو جاری رکھنا کیسا ---------- 88
- باربار گیس خارج ہونے کیوجہ سے وضو کا حکم ---------- 89
- کیا مسافر پر جماعت واجب ہے ---------- 90
- سورہ فاتحہ کے بعد کچھ دیر خاموش رہنے سے نماز کا حکم ---------- 91
- نماز جنازہ کی چوتھی تکبیر بھول کر سلام پھیر دینے کا حکم ---------- 92
- بھول کر ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھا دینے کا حکم ---------- 93
- نماز فجر سے پہلے نماز حاجت پڑھنا کیسا ---------- 94
- نماز کے بعد اوراد و وظائف کب پڑھنے چاہئے ---------- 95
- فرض پڑھ چکنے کے بعد جماعت میں شامل ہونا کیسا ---------- 96
- مقتدی کا کرسی پر بیٹھ کر کھڑے امام کی اقتداء کرنا کیسا ---------- 97
- نماز میں کون سی دعا پڑھ سکتے ---------- 98
- قومہ وجلسہ میں کتنے واجبات ہیں ---------- 99
- وتر میں دعائے قنوت کی تکرار کا حکم ---------- 100
- نماز کے سجدے میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا کیسا ---------- 101
- آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ تلاوت کا حکم ---------- 102
- مکروہ وقت میں سجدہ تلاوت کرنا کیسا ---------- 103
- نماز کے اندر اور باہر آیتِ سجدہ کے تکرار پر ایک سجدہ؟ ---------- 104
- کیا میکے میں قصر کریں گے یا پوری نمازیں پڑھیں گے ---------- 105
- نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت ---------- 106

نماز جنازہ میں بلند آواز سے ثناء و دعا پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا نماز جنازہ میں امام بلند آواز میں ثناء، درود، دعا پڑھ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تکبیرات کے بعد ثناء، درود پاک اور دعا میں جہر نہ کیا جائے بلکہ آہستہ آواز میں پڑھا جائے کیونکہ یہ سب ذکر ہیں اور نماز کے اذکار کی طرح ان کو بھی آہستہ پڑھنا چاہئے۔

المحیط البرہانی میں ہے:

"لا يجهرون في صلاة الجنازة بشيء من الحمد والثناء وصلوات الرسول لأن هذا ذكر كله، والإخفاء في الذكر أولى كما في أذكار الصلوات" یعنی، جنازے کی نماز میں حمد، ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کو بلند آواز سے نہیں پڑھیں گے، کیونکہ یہ سب ذکر ہے، اور ذکر میں آہستگی بہتر ہے، جیسے نماز کے اذکار میں آہستگی اختیار کی جاتی ہے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 204، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

02 رجب المرجب 1446ھ / 03 جنوری 2025ء

کام کے دوران نفل نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فیکٹری میں کام کے دوران ہمیں صرف فرض نماز پڑھنے کی اجازت ملتی ہے تو کیا ہم اپنی مرضی سے نوافل بھی پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

آپ کے اجارہ کا جو وقت طے ہے اس میں فرض اور سنت مؤکدہ کے علاوہ نوافل پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر مالک اجازت دے دے یا دلالۃ اجازت ہو تو پڑھ سکتے ہیں لیکن اجازت ملنے کی صورت میں بھی پھر اتنا ہی وقت لگانا ہوگا جتنا نماز کے لئے درکار ہے۔

المحیط البرھانی میں ہے:

”إذا استأجر رجلاً يومًا لعمل كذا فعليه أن يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة، ولا يشتغل بشيء آخر سوى المكتوبة“ یعنی، اگر کسی نے کسی شخص کو ایک دن کے لیے کسی کام پر اجرت پر رکھا ہے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اختتام تک وہی کام کرے اور فرض نماز کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ (المحیط البرھانی، کتاب الاجارات، جلد 7، صفحہ نمبر 410، التراث)

بہارِ شریعت میں ہے:

”اجیر خاص اُس مدت مقرر میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقاتِ نماز میں فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے، نفل نماز پڑھنا اس کے لیے اوقات اجارہ میں جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، ضمان اجارہ کا بیان، جلد 3، صفحہ نمبر 161، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

02 رجب المرجب 1446ھ / 03 جنوری 2025ء

ٹرکش عمامہ میں نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل ٹرکش عماموں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے جس میں ٹوپی کے چاروں طرف عمامہ اس طرح باندھا جاتا ہے کہ درمیان میں ٹوپی پر عمامہ نہیں ہوتا تو کیا یہ اعتجار کی صورت بنے گی اور ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

ٹرکش عمامہ میں نماز بلا کراہت ہوجائے گی اور یہ اعتجار کی صورت بھی نہیں ہے کیونکہ اعتجار اس وقت ہوتا جب سر کے چاروں طرف عمامہ یا کوئی کپڑا اس طرح باندھ لیا جائے کہ درمیان سے سر کھلا رہے اور ٹرکش عمامہ میں ٹوپی نے درمیان سے سر کو ڈھکا ہوتا ہے لہذا مکروہ نہیں ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ویکره الاعتجار و هو أن یکور عمامته ویترك وسط رأسه مکشوفا، یعنی، اعتجار مکروہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ عمامہ اس طرح لپیٹا جائے کہ سر کا درمیان حصہ کھلا رہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 106، التراث)

فتاوی امجدیہ میں ہے: ''لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے، مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔'' (فتاوی امجدیہ، حصہ 1، صفحہ 399، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

02 رجب المرجب 1446ھ / 03 جنوری 2025ء

بغیر وضو کے سجدہ شکر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص انعام جیتتا ہے تو اسی وقت زمین پر بغیر وضو کے سجدہ شکر کرنے لگ جاتے ہیں تو کیا اس کے لئے بھی وضو ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز کی طرح سجدہ شکر کے لئے بھی وضو کا ہونا شرط ہے کیونکہ سجدہ شکر مقصود بالذات ہے جس کے لئے طہارت کاملہ شرط ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

"مقصودہ مشروطہ جیسے نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کے لیے طہارت کاملہ شرط یعنی نہ حدث اکبر ہو نہ اصغر۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد3، صفحہ نمبر557، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

02 رجب المرجب 1446ھ / 03جنوری 2025ء

زندگی میں ہی نمازوں کا فدیہ دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمیں پتہ نہیں ہماری اولاد ہمارے مرنے کے بعد ہماری نمازوں کا فدیہ دے گی یا نہیں تو کیا ہم خود اپنی زندگی میں نمازوں کا فدیہ اس نیت سے ادا کردیں کہ جو کمی کوتاہی ہماری نمازوں میں ہوئی اللہ درگزر فرمادے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

زندگی میں ہی زندہ شخص اپنی نمازوں کا فدیہ نہیں دے سکتا آپ نمازوں کی پابندی کرتے رہیں اور جو نمازیں قضا ہوئیں جلد از جلد ان کی قضا کرنا لازمی ہے، نیز ممکن ہو تو اپنا وصیت نامہ لکھ دیں اور اس میں ورثہ کو تلقین کردیں کہ وفات کے بعد نماز اور روزے کا فدیہ ادا کردیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: "نماز خالص عبادتِ بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطورِ فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے۔" (بہارِ شریعت، نماز کا بیان، جلد1، صفحہ443، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

03 رجب المرجب 1446ھ / 04 جنوری 2025ء

کیا کاروبار والا شہر وطن اصلی بن جاتا ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں بلیک برن سے برمنگھم روز 112 میل کا سفر کرکے اپنی دکان پر آتا ہوں اور دکان بھی مستقل رکھنے کا ارادہ ہے اور شام کو واپس گھر چلا جاتا ہوں تو کیا اس دکان کی وجہ سے برمنگھم میرے لئے وطن اصلی بن گیا یا مجھے قصر ہی کرنے ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

برمنگھم آپ کے لئے وطن اصلی نہیں بنا کیونکہ آپ کا یہاں مستقل رہنے کا ارادہ نہیں ہے اور صرف کاروبار کے لئے دکان لے لینے یا نوکری کرنے کیوجہ سے وطن اصلی نہیں ہوجاتا جب تک آپ یہاں مستقل رہائش کی نیت سے رہنا نہ شروع کردیں لہذا آپ مسافر ہی ہوں گے کیونکہ آپ روز مسافت سفر طے کرتے ہیں لہذا نمازیں قصر کرنی ہوگی۔

فتاوی رضویہ میں ہے: "جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے نہ وہاں اس نے شادی کی نہ اسے اپنا وطن بنا لیا یعنی یہ عزم نہ کرلیا کہ اب یہیں رہوں گا اوریہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل و عیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام یک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ نمبر 271، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

03 رجب المرجب 1446ھ / 04 جنوری 2025ء

کیا مسجد میں نماز عید ہو جاتی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سنا ہے کہ نماز عید کسی کھلے گراونڈ میں ادا کرنی چائیے تو کیا مسجد میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مستحب وافضل یہ ہے کہ نماز عید شہر کے باہر کسی کھلی جگہ یا بڑی عید گاہ میں ادا کی جائے لیکن یہ واجب نہیں کہ اگر کسی نے مسجد میں یا شہر کے اندر نماز عید ادا کی تو اس کی ہوگی ہی نہیں اور گنہگار ہوگا۔

فتاوی رضویہ میں ہے:عامہ کتب مذہب متون وشروح وفتاوی میں تصریح ہے کہ نماز عیدین بیرون شہر مصلی یعنی عیدگاہ میں پڑھنی مندوب ہے ، مستحب ہے،افضل ہے، مسنون ہے،فرض نہیں کہ شہر میں ادا ہی نہ ہو،واجب نہیں کہ شہر میں پڑھنا مطلقا گناہ ہو۔ (فتاوی رضویہ،جلد8، صفحہ نمبر562،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

03 رجب المرجب 1446ھ / 04جنوری 2025ء

مکروہ اوقات میں سجدہ شکر کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جن اوقات میں نفل نماز مکروہ ہے کیا ان اوقات میں سجدہ شکر ادا کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا مکر وہ ہے ان اوقات میں سجدہ شکر ادا کرنا بھی مکروہ تحریمی اور گناہ ہے۔

النھر الفائق میں ہے:

"يكره أن يسجد شكرا بعد الصلاة في الوقت الذي يكره النفل فيه ولا يكره في غيره" یعنی، نماز کے بعد ایسے وقت میں سجدہ شکر کرنا مکروہ ہے جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہو، اور اس کے علاوہ اوقات میں مکروہ نہیں ہے۔ (النھر الفائق، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 165، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اخترمدنی

03 رجب المرجب 1446ھ / 04جنوری 2025ء

امام کا منبر پر نمازی کے سامنے منہ کرکے بیٹھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے دن امام صاحب کا بیان کے بعد منبر پر ہی بیٹھے رہنا کہ لوگ امام کے چہرے کے سامنے سنتیں ادا کریں اس میں امام گنہگار ہوگا یا نماز پڑھنے والا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو امام صاحب پہلے سے ہی منبر پر بیٹھے ہوں تو ان کے چہرے کے سامنے جو نماز شروع کریگا وہ گنہگار ہوگا کیونکہ کسی کے چہرے کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نمازی پہلے سے نماز پڑھ رہا تھا اور امام صاحب اس کی طرف منہ کرکے منبر پر بیٹھ گئے تو اس صورت میں امام گنہگار ہوگا۔

درمختار میں ہے:

"(وصلاته إلى وجه إنسان) ككراهة استقباله فالاستقبال لو من المصلي فالكراهة عليه، وإلا فعلى المستقبل ولو بعيدا ولا حائل" یعنی، (کسی انسان کے چہرے کی طرف نماز پڑھنا) یہ اس کی طرف منہ کرنے کی کراہت کی طرح ہے۔ پس اگر نمازی کی طرف سے منہ کرنا ہو تو کراہت نمازی پر ہوگی، اور اگر دوسرے شخص کی طرف سے منہ کرنا ہو تو کراہت اس پر ہوگی، چاہے وہ دور ہو اور کوئی رکاوٹ (حائل) نہ ہو۔ (درمختار، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر 88، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2025ء

منزل پر پہنچنے سے پہلے ارادہ سفر ختم کردینے کا حکم

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں اگر کوئی سفر کے ارادے سے گھر سے نکلا لیکن دس میل سفر کرنے کے بعد واپس گھر لوٹ آیا تو کیا واپسی گھر آتے ہوئے وہ مسافر ہی کہلائے گا یا مقیم ہوگیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر کوئی ساڑھے ستاون میل کے ارادے سے اپنے شہر سے نکلا اور دس میل پہ جاکر اس کا ارادہ بدل گیا اور واپس گھر لوٹ آیا تو ارادہ بدلتے ہی مقیم ہوگیا اور اب پوری نماز پڑھے گا کیونکہ سفر کی نیت اس وقت تک قابل قبول رہتی ہے جب تک ارادہ مستحکم و مضبوط ہو ۔

فقہ العبادات علی مذہب الحنفی میں ہے:

"إن رجع إلى وطنه قبل مضي مسيرة ثلاثة أيام يتم بمجرد نية الرجوع وإن لم يصل وطنه لنَقْضِه السفر "یعنی، اگر وہ اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کرے اور تین دن کی مسافت طے کرنے سے پہلے واپس لوٹ آئے، تو وہ محض وطن واپسی کی نیت سے پوری نماز پڑھے گا، چاہے وہ اپنے وطن نہ پہنچے، کیونکہ اس کا سفر ختم ہوگیا۔

(فقہ العبادات علی مذہب الحنفی، صلاۃ المسافر، صفحہ نمبر118، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07جنوری 2025ء

رکوع کی تسبیح ترک کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی نے رکوع میں سبحان ربی العظیم نہ پڑھا تو کیا اس کو نماز دوہرانا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز میں رکوع و سجود کی تسبیحات پڑھنا سنت ہے اور سنت کے چھوڑنے پر نماز کو لوٹانا ضروری نہیں البتہ مستحب ہے کہ نماز لوٹائی جائے۔

البحر الرائق میں ہے:

”فلا يمنع أن تكون الإعادة مندوبة بترك سنة لأن المكروه موجود بترك السنة“ یعنی، تو یہ بات مانع نہیں ہے کہ سنت چھوڑنے کی وجہ سے نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) مستحب ہو، کیونکہ سنت چھوڑنے سے کراہت موجود رہتی ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 87، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2025ء

جمعہ کے بعد کی چار سنتوں کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہم نے سنا ہے کہ جمعہ کے بعد کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں کیا یہ درست ہے اور کیا ان کے ترک کرنے والا گنہگار ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

جمعہ کے بعد کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں اور ان کو ایک بار چھوڑنا برا ہے اور چھوڑنے کی عادت بنا لینے والا گنہگار ہو گا۔

فتاوی شامی میں ہے:

”(وسن) مؤكدا (أربع قبل الظهر و) أربع قبل (الجمعة و) أربع (بعدها بتسليمة) فلو بتسليمتين“یعنی، اور مؤکدہ سنت ہے چار رکعت ظہر سے پہلے، چار رکعت جمعہ سے پہلے، اور چار رکعت جمعہ کے بعد ایک سلام کے ساتھ۔ پس اگر دو سلام کے ساتھ پڑھی جائیں (تو بھی جائز ہے)۔ (فتاویٰ شامی، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 12، التراث)

بہار شریعت میں سنت مؤکدہ کے ترک کے حوالے سے فرمایا:

اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔ (بہار شریعت، جلد اول، صفحہ 283، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2025ء

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر غلطی سے نا جانتے ہوئے نماز جنازہ پڑھا تو گناہ نہیں، جان بوجھ کر کسی شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا ناجائز وحرام ہے کہ ان سے ہر طرح کے تعلق رکھنے سے شریعت نے منع کیا ہے اور ان کے کفر پر مطلع ہوتے ہوئے مسلمان جان کر نمازہ جنازہ پڑھنا کفر ہے اگر کسی نے پڑھی یا پڑھائی تو اس پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے: عن ابن عمر، عن النبي ﷺ قال: إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم، یعنی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ (سنن ابی داؤد، باب فی القدر، جلد 4، صفحہ نمبر 222، التراث)

امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "وہابی، رافضی، قادیانی وغیرھم مرتدین کے جنازے کی نماز انہیں ایسا (یعنی کافر) جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔" (ملفوظات اعلحضرت، حصہ اول، صفحہ نمبر 133، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2025ء

تعداد معلوم نہ ہونے کی صورت میں ادائیگی قضا کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں قضاء عمری کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئیں تھیں تو ایسی صورت میں قضا کیسے کی جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق وا لصواب

اگر یہ یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئیں تو ظن غالب کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر ظن غالب بھی نہ بن رہا ہو تو پھر قضا نمازیں پڑھتا رہے یہانتک کہ یقین ہوجائے کہ اب قضا باقی نہیں رہیں۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے:

"من لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه فإن لم يكن له رأي يقض حتى يتيقن أنه لم يبق عليه شـــيء" یعنی، جس شخص کو اپنی قضا نمازوں کی تعداد کا علم نہ ہو، وہ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کرے۔ اگر کوئی گمان نہ ہو تو اتنی قضا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اب اس پر کوئی نماز باقی نہیں رہی۔

(حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 448، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

06 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2025ء

سجدہ سہو اور بعد میں شامل ہونے والا مقتدی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام کے سجدہ سہو کرلینے کے بعد اگر کوئی مقتدی شامل ہوا تو کیا اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر مقتدی امام کا سہو کے دونوں سجدے کرلینے کے بعد التحیات میں شامل ہوا تو اس پر امام کے سجدہ سہو کی قضا نہیں اور اگر امام کے ایک سجدہ کرلینے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ تو امام کے ساتھ کرے گا لیکن اس میں پہلے سجدے کی قضا نہیں۔

بہار شریعت میں ہے:

’’امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا ،تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا، تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔‘‘

(بہار شریعت ، سجدہ سہو کا بیان ،جلد اول، صفحہ نمبر 716، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز کے دوران آستینیں سیدھی کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا نماز کے اندر آستینیں سیدھی کرنے سے نماز فاسد ہوجائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو آستین آدھی کلائی یا اس سے کم چڑھی ہوئی ہیں اور عملِ قلیل کے ذریعے آستین کو سیدھا کرلیا، تو نماز ہوجائے گی اور اگر عملِ کثیر کے ذریعے آستین کو سیدھا کیا (یعنی اس طریقے سے سیدھا کیا کہ دور سے دیکھنے والے کو اس کے نماز میں نہ ہونے کا غالب گمان ہو) تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا اور اگر آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی تھیں اب اگرچہ عمل قلیل سے سیدھی کر بھی لیں پھر بھی نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور لوٹانی پڑے گی۔

در مختار میں ہے:"(و) یفسدھا (کل عمل کثیر) لیس من أعمالھا ولا لاصلاحھا، وفیه أقوال خمسة، أصحھا (ما لا یشك) بسببه (الناظر) من بعید (في فاعله أنه لیس فیھا) وإن شك أنه فیھا أم لا فقلیل"یعنی، اور اس (نماز) کو ہر وہ عمل فاسد کردیتا ہے جو کثیر ہو اور اس کا شمار نماز کے اعمال میں نہ ہو اور نہ ہی نماز کی درستگی کے لیے کیا گیا ہو۔ اس میں پانچ اقوال ہیں، اور ان میں سے سب سے صحیح یہ ہے کہ (ایسا عمل) جس کی وجہ سے دور سے دیکھنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں ہے۔ اور اگر دیکھنے والے کو اس میں شک ہو کہ یہ نماز میں ہے یا نہیں، تو وہ عمل قلیل شمار ہوگا۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 86، التراث)

بہار شریعت میں ہے:"کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔"

(بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر 624، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز توڑ کر موبائل کی رنگ ٹون بند کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ باجماعت نماز میں موبائل کی ٹون کیوجہ سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو رہا ہو تو کیا نماز توڑ کر رنگ ٹون بند کرسکتے ہیں ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز باجماعت میں اگر فون کی رنگ کا اتنا شور ہو کہ اپنی اور نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہا ہو اور عمل قلیل سے ٹون کو بند کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اب نماز کو توڑ کر بند کرسکتے ہیں کیونکہ ضرورت کی بناء پر نماز کو توڑنا کی اجازت ہے اوریہاں اپنی اور دوسروں کی نماز کو خلل سے بچانا ضروری ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

"قطع الصلاۃ لا یجوز إلا لضرورۃ" یعنی، نماز کو بغیر ضرورت کے توڑنا جائز نہیں ہے۔

(مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، جلداول، صفحہ نمبر 138، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

کیا پاسپورٹ ملنے سے وہ ملک وطن اصلی بنے گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے سے کیا وہ ملک وطن اصلی بن جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

کسی ملک کی صرف شہریت لینے سے وطن اصلی نہیں بن جاتا جب تک وہاں مستقل رہنے کی ایسی نیت بن جائے کہ اب وہاں سے ہجرت نہیں کرے گا یا وہاں شادی ہوجائے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

”والوطن الأصلي هو الذي ولد فيه أو تزوج أو لم يتزوج وقصد التعيش لا الارتحال عنه“ یعنی، وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں انسان پیدا ہوا ہو یا شادی کی ہو، یا اگر شادی نہ بھی کی ہو تو وہاں رہنے اور گزر بسر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، نہ کہ وہاں سے ہجرت کرنے کا۔ (مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر 165، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

اکیلے عید کی نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص نماز عید کی جماعت نہ پاسکا تو کیا وہ نماز عید اکیلا ادا کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز عید اکیلے ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ نماز عید کے لئے جماعت شرط ہے جس طرح جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے لہذا اگر کسی پر نماز عید واجب تھی اور جان بوجھ کر جماعت میں شامل نہ ہوا تو گنہگار ہوگا۔

ملتقی الابحر میں ہے:

"تجب صلاۃ العید وشرائطھا کشرائط الجمعۃ" یعنی، نماز عید واجب ہے اور اس کی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کی ہیں۔

(ملتقی الابحر، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر254، التراث)

بہار شریعت میں نمازِ جمعہ کی شرائط میں ہے:

"جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد۔"

(بہار شریعت، جمعہ کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر769، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

فنائے مسجد میں اذان دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا فنائے مسجد میں اذان دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

فنائے مسجد میں اذان دی جاسکتی ہے البتہ عین مسجد میں اذان مکروہ وخلاف سنت ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

"وأما الأذان فعلى المئذنة فإن لم يكن ففي فناء المسجد وقالوا لا يؤذن في المسجد" یعنی، جہاں تک اذان کا تعلق ہے تو وہ مینار پر دی جائے، اور اگر وہاں ممکن نہ ہو تو مسجد کے صحن میں دی جائے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔ (فتح القدیر، باب الاذان، جلد اول، صفحہ نمبر 246، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

یکم جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ننگے سر نماز پڑھنا کیسا ہے؟(زاہد عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

سستی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی و خلاف سنت ہے اور نماز کو حقیر جانتے ہوئے کہ یہ کوئی اہم چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی یا عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور اگر ننگے سر زیادہ خشوع و خضوع آتا ہو تو ننگے سر پڑھنا مستحب ہے۔

در مختار میں ہے:

"وصلاته حاسرا) أي كاشفا (رأسه للتكاسل) ولا بأس به للتذلل، وأما للاهانة بها فكفر" یعنی، اس کا ننگے سر نماز پڑھنا، یعنی سر کھول کر (نماز پڑھنا) اگر سستی کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے، لیکن عاجزی اور انکساری کے طور پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر بے حرمتی اور توہین کی نیت سے ہو تو یہ کفر ہے۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر 87، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

سُستی سے ننگے سَر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تحقیرِ نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشوع خُضوع کے لئے سَر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے۔ (بہار شریعت، مکروہات کا بیان، جلد 1، صفحہ نمبر 631، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۸ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲٦ جمادی الاخری ۱۴۴٦ھ

کھانے کیوجہ سے جماعت چھوڑنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کھانا تیار ہو اور جماعت کا بھی ٹائم ہو تو کیا پہلے کھانا کھانا چاہئیے یا جماعت میں شامل ہونا چاہئیے؟ (عرفان، بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر جماعت میں شریک ہونے کی صورت میں بھوک کیوجہ سے دل کھانے کی طرف مائل رہے گا یا کھانا ٹھنڈا ہو کر بے مزہ ہوجائے گا یا دانت اتنے کمزور ہیں کہ ٹھنڈا کھانا چبانا مشکل ہے اور وقت میں بھی وسعت ہو تو ایسی صورت میں جماعت چھوڑ کر پہلے کھانا کھانے کی اجازت ہے اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں یا وقت کم ہو یا کھانا میں کوئی خرابی وغیرہ نہیں آئے گی تو اب جماعت نہیں چھوڑ سکتا۔

امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

جماعت تیار ہے اور کھانا سامنے آیا اور وقت تنگ نہ ہوجائے گا اور پہلے جماعت کو جائے تو بھوک کے سبب دل کھانے میں لگا رہے یا کھانا سرد ہوکر بے مزہ ہوجائے گا یا اس کے دانت کمزور ہیں روٹی ٹھنڈی ہوکر نہ چبائی جائے گی تو اجازت ہے کہ پہلے کھانا کھا لے اور اگر کھانے میں کوئی خرابی یا دقت نہ آئے گی نہ اسے ایسی بھوک ہے تو جماعت نہ کھوئے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ نمبر 230، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۸ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۶ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز کا ٹائم شروع ہونے کے بعد کب قصر کرنا لازم ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ظہر کے ٹائم میں نماز پڑھے بغیر سفر شروع کردیا اور شہر سے باہر جاکر ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں ادا کرنے لگے تو کیا اب قصر کریں گے یا ظہر کا وقت گھر پر ہی شروع ہوجانے کی وجہ سے پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔ (محمد بلال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئ صورت میں قصر نماز پڑھنی ہوگی کیونکہ وجوب قصر کا تعلق وقت کے آخری حصے کے ساتھ ہوتا ہے اور جب آپ نماز ادا کرنے لگے تو اس وقت آپ حالت سفر میں تھے جس کی وجہ سے اب قصر لازم ہوگئ۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

”الوجوب متعلق بآخر الوقت، ولو سافر في آخر الوقت يقصر عندنا وإن لم يبق من الوقت إلا مقدار التحريمة “ یعنی،وجوب وقت کے آخری حصے سے متعلق ہے۔ اگر کوئی شخص وقت کے آخر میں سفر پر نکلے، تو ہمارے نزدیک وہ قصر کرے گا، چاہے وقت میں صرف تکبیرِ تحریمہ کہنے جتنا ہی وقت باقی کیوں نہ ہو۔ (الجوہر النیرہ، باب صلاۃ المسافر، جلد اول، صفحہ نمبر 86، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۸ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۶ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

امام کا اسٹیج پر جماعت کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں رواج ہے کہ محفلوں کے لئے مسجد کے محراب کے پاس عین مسجد میں اسٹیج بنایا جاتا ہے، کیا امام اسٹیج کے اوپر تنہا کھڑے ہو کر جماعت کروا سکتا ہے یا کچھ مقتدی امام کے ساتھ اسٹیج پر ہونے چاہیئے؟ (گلفام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

تنہا امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر اگر یہ بلندی تھوڑی ہے تو مکروہ تنزیہی اور اگر زیادہ ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، ہاں اگر کچھ مقتدی بھی اسٹیج پر امام کے پیچھے صف بنا لیں تو اب کراہت نہیں رہے گی۔

النہایہ شرح ھدایہ میں ہے:

"ویکرہ أن یکون الإمام وحدہ علی الدکان إنما قید بہ؛ لأنہ لو کان معہ بعض القوم لا یکرہ، ثم إنما یکرہ عند الانفراد" یعنی، یہ مکروہ ہے کہ امام اکیلا اُونچی جگہ پر کھڑا ہو۔ اس کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں ہوگا۔ پھر یہ کراہت اس وقت ہے جب امام اکیلا ہو۔ (النہایہ، کتاب الصلوۃ، جلد سوم، صفحہ نمبر 92، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہی ہے ورنہ ظاہر تحریم۔ (بہار شریعت، مکروہات کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 635، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۸ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۶ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

امام کا محراب سے ہٹ کر جماعت کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا امام محراب کو چھوڑ کر مسجد کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوکر جماعت کروا سکتا ہے؟(رضوان)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

امام کا بلا وجہ وسط کو چھوڑ کر محراب کے دائیں یا بائیں کھڑے ہو کر جماعت کروانا خلاف سنت اور مکروہ ہے کیونکہ امام کے لئے سنت یہ ہے کہ صفوں کے سامنے درمیان میں کھڑا ہو اور محراب بنانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس سنت پر عمل ہو۔

رد المحتار میں ہے:

”أكره للإمام أن يقوم بين الساريتين أو زاوية أو ناحية المسجد أو إلى سارية لأنه بخلاف عمل الأمة. اهـ وفيه أيضا: السنة أن يقوم الإمام إزاء وسط الصف، ألا ترى أن المحاريب ما نصبت إلا وسط المساجد وهي قد عينت لمقام الإمام“ یعنی، امام کا دو ستونوں کے درمیان یا مسجد کے کسی کونے یا کسی جانب یا کسی ستون کے قریب کھڑا ہونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ امت کے عمل کے خلاف ہے۔ تاتارخانیہ میں یہ بھی ہے کہ سنت یہ ہے کہ امام صف کے بالکل درمیان میں کھڑا ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ محرابیں مساجد کے درمیان میں ہی بنائی جاتی ہیں، اور یہ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے لیے مخصوص کی گئی ہیں۔

(رد المحتار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 646، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۸ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۶ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

چرچ میں جماعت کروانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انگلینڈ میں جہاں ہم رہتے ہیں وہاں مسجد نہیں ہے اور مسلمانوں کی تعداد بھی بہت کم ہے تو کیا ہم کچھ مسلمان اکھٹے ہوکر قریب موجود چرچ کے اندر جماعت کروا سکتے ہیں اور چرچ والوں کی طرف سے بھی اس کی اجازت ہے۔ (عمران، انگلینڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

غیر مسلموں کی عبادت گاہ میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس شہر کے مسلمان مل کر مسجد کے لئے جگہ لے لیں یا عارضی کرایہ پر مصلی لے لیں اگر یہ دونوں مہیا کرنا فی الوقت مشکل ہے تو پھر کسی مسلمان کے گھر یا گارڈن میں جماعت کا اہتمام کیا جاسکتا ہے بہرحال چرچ جاکر نماز پڑھنا جائز نہیں اگرچہ انہوں نے اجازت بھی دی ہو۔

رد المحتار میں ہے:

”تكره الصلاة في الكنيسة يؤخذ من التعليل بأنه محل الشياطين كراهة الصلاة في معابد الكفاروالظاهر أنها تحريمية “یعنی، چرچ میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ یہ شیطانوں کا مسکن ہے۔ اس تعلیل سے کافروں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنے کی بھی کراہت معلوم ہوتی ہے، اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے۔ (رد المحتار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 380، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۵ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز میں مبلغ کے جواب میں درود پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا ایک مبلغ قریب ہی بیٹھے درس دے رہے تھے انہوں نے صلوا علی الحبیب کہا جس پر میں نے نماز کے اند ہی درود پڑھ لیا کیا میری نماز ہوگئ؟ (نعمان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو آپ نے درود پاک اس لئے پڑھا کہ مبلغ نے صلوا علی الحبیب کہا اور اس کے جواب میں پڑھا تو نماز فاسد ہوگئ، لیکن اگر جواب کی نیت سے نہیں پڑھا تھا ویسے ہی صلوا علی الحبیب کہنے پر درود پڑھنے کی عادت ہونے کیوجہ سے زبان سے درود شریف ادا ہوگیا تو اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ولو صلی علی النبي ﷺ في الصلاۃ إن لم یکن جوابا لغیرہ لا تفسد صلاتہ وإن سمع اسم النبي ﷺ فقال جوابا لہ تفسد صلاتہ“یعنی، اگر کسی نے نماز میں نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، اور یہ کسی اور کے جواب میں نہ ہو، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے نبی کریم ﷺ کا نام سنا اور جواباً درود پڑھا، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۹، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۵ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل دسمبر کے مہینے میں راتیں کافی لمبی ہیں تو کیا ہم عشاء کے فرض اور سنتیں پڑھ کر سو جاہیں اور وتر فجر سے پہلے اٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ (مرتضیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر اٹھنے پر یقین ہو تو وتر پڑھنے کا مستحب وقت رات کا آخری حصہ ہے لیکن اگر وتر چھوٹنے کا اندیشہ ہو تو پھر سونے سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے۔

البدائع والصنائع میں ہے:

وأما الوقت المستحب للوتر فهو آخر الليل لما روي عن عائشة أنها سئلت عن وتر رسول الله ﷺ فقالت «تارة كان يوتر في أول الليل وتارة في وسط الليل وتارة في آخر الليل ثم صار وتره في آخر عمره في آخر الليل»، وهذا إذا كان لا يخاف فوته فإن كان يخاف فوته يجب أن لا ينام إلا عن وتر ،یعنی، وتر پڑھنے کا مستحب وقت رات کا آخری حصہ ہے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھتے، کبھی درمیان میں اور کبھی آخری حصے میں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عمر مبارک کے آخری حصے میں آپ کا وتر رات کے آخری حصے میں ہوتا تھا۔یہ اس صورت میں ہے جب وتر چھوٹنے کا خوف نہ ہو۔ لیکن اگر وتر چھوٹنے کا اندیشہ ہو تو سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا ضروری ہے۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۷۲، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۵ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

ایک ہی مجلس میں تکرار آیت سجدہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مدرسہ میں بچہ جب سبق سناتا ہے تو بعض دفعہ وہ ایک ہی آیت سجدہ کو بار بار دھراتا ہے تو جتنی بار اس نے دھرایا کیا ہمیں اتنے سجدے کرنے پڑھیں گے یا ایک ہی سجدہ کافی ہوگا؟ (فیض الرسول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

ایک ہی مجلس میں اگر بچہ نے ایک ہی آیت سجدہ کو بار بار دہرایا تو اس سے ایک ہی سجدہ تلاوت لازم ہوگا۔

نوٹ: یاد رہے کہ نابالغ بچہ پر سجدہ لازم نہیں جو بالغ افراد بچہ سے تلاوت سنیں گے ان پر آیت سجدہ کیوجہ سے سجدہ تلاوت لازم ہوگا البتہ ترغیب دلانے کیلئے نابالغ بچہ کو بھی سجدہ کرنے کا کہنا چاہئے۔

بہار شریعت میں ہے:

ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو، یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

(بہار شریعت، سجدہ تلاوت کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 735، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۵ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

وقت گزر جانے کے بعد واجب الاعادہ نماز لوٹانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر واجب ترک ہونے کیوجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگیا لیکن کرنا بھول گیا اور اب نماز کا ٹائم بھی گزر گیا تو کیا ٹائم گزرنے کے بعد اس نماز کا لوٹانا واجب رہے گا یا اب مستحب ہے؟ (احمد رضا، بریڈ فورڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر نماز کسی واجب چھوٹنے یا مکروہ تحریمی عمل کرنے کی وجہ سے واجب الاعادہ ہوگئ تھی اور وقت کے اندر ادا کرنا بھول گیا تھا تو اب بھی وہ واجب الاعادہ ہی رہے گی کیونکہ نماز میں اعادہ واجب ہونے کا حکم وقت اور اس کے بعد دونوں کو شامل ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

”لأنه يشمل وجوبها في الوقت وبعده: أي بناء على أن الإعادة لا تختص بالوقت “ ترجمہ: کیونکہ یہ (اعادہ نماز کا) حکم نماز کے وقت کے اندر اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں واجب رہے گا۔ یعنی اس بنیاد پر کہ اعادہ صرف وقت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ (فتاوی شامی، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 64، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

حالت سفر میں سنت مؤکدہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سنت مؤکدہ حالت سفر میں بھی مؤکدہ ہی رہتی ہیں یا غیر مؤکدہ ہوجاتی ہیں؟ (امین رضا، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

مختار قول کے مطابق حالت امن کے اندر سنت مؤکدہ کو ادا کیا جائے گا البتہ حالت خوف وفرار میں چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن فجر کی سنت پھر بھی ادا کرنی پڑھیں گی کیونکہ یہ تاکید میں قریب بواجب ہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

”(ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن وقرار وإلا) بأن كان في خوف وفرار (لا) يأتي بها هو المختار لأنه ترك لعذر، قيل إلا سنة الفجر“ ترجمہ، مسافر کے لیے (سنن ادا کرنا) اس وقت ہے جب وہ (امن و اطمینان کی حالت میں ہو)، اور اگر وہ خوف یا فرار کی حالت میں ہو تو (سنن ادا نہ کرے)، یہی مختار قول ہے، کیونکہ یہ عذر کی وجہ سے ترک کرنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے۔ (ردالمحتار، باب صلوۃ المسافر، جلد اول، صفحہ نمبر 131، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

بے وضو اقامت کہنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بے وضو شخص کا اقامت کہنا کیسا کیا اس سے نمازیوں کی نماز ہوجائے گی۔(فیضان گل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

بے وضو شخص کا اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ بغیر طہارت کے اقامت کہنا اذان سے زیادہ کراہت والا ہے لیکن اس اقامت کا اعادہ نہیں کیا جائے اور نمازیوں کی نماز بھی ہوجائے گی۔

رد المحتار میں ہے:ویکرہ أذان جنب) لأنه يصير داعيا إلى ما لا يجيب إليه، وإقامته أولى بالكراهة. وصرح في الخانية بأنه تجب الطهارة فيه عن أغلظ الحدثين. وظاهر أن الكراهة تحريمية بحر،ترجمہ،"جنبی کے لیے اذان دینا مکروہ ہے"کیونکہ وہ ایسی عبادت کے لیے بلانے والا بنتا ہے جس میں وہ خود شریک نہیں ہو سکتا۔ اقامت کہنا اذان کے مقابلے میں زیادہ کراہت والا عمل ہے۔ خانیہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اقامت کے لیے دونوں میں سے سخت ترین حدث سے پاک ہونا واجب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہاں کراہت سے مراد کراہتِ تحریمیہ ہے، جیسا کہ بحر میں ذکر کیا گیا ہے۔ (رد المحتار، باب الاذان، جلد اول، صفحہ نمبر 392، التراث)

بہار شریعت میں ہے:"جنب ومحدث کی اقامت مکروہ ہے مگر اعادہ نہ کیا جائے گا بخلاف اذان کہ جنب اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے، اس لئے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔" (بہار شریعت، اذان کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 471، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

سمجھدار بچے کا اذان دینا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا سمجھ دار بچہ اذان دے سکتا ہے؟ (عرفان عطاری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

ایسا سمجھدار بچہ جس کو اذان کے آداب کا پتہ ہو اور تلفظ بھی ٹھیک ادا کرسکتا ہو تو اس کا اذان دینا بلا کراہت جائز ہے البتہ بالغ کی اذان افضل ہے نیز نا سمجھ بچے کی اذان جائز نہیں اگر دی تو اعادہ کیا جائے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"أذان الصبي العاقل صحيح من غير كراهة في ظاهر الرواية ولكن أذان البالغ أفضل وأذان الصبي الذي لا يعقل لا يجوز ويعاد وكذا المجنون "ترجمہ: عاقل لڑکے کا اذان کہنا ظاہر الروایہ کے مطابق بغیر کراہت کے صحیح ہے، لیکن بالغ کی اذان افضل ہے۔ اور جو لڑکا غیر عاقل ہو اس کی اذان جائز نہیں، اسے دوبارہ کہا جائے گا، اسی طرح مجنون کی اذان بھی جائز نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 54، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

داڑھی منڈے کی اذان کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا داڑھی منڈا یا خشخشی داڑھی والے کی اذان جائز ہے؟ (محمد اخلاق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا ناجائز وحرام ہے اور ایسا شخص فاسق معلن ہے اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اگر دی تو اعادہ بہتر ہے۔

مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر میں ہے:

(وكره أذان الفاسق) لعدم الاعتماد، ترجمہ، (فاسق کی اذان کو مکروہ کہا گیا ہے) کیونکہ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

(مجمع الانھر، باب الاذان، جلد اول، صفحہ نمبر 78، التراث)

بہار شریعت میں ہے:
خنثیٰ وفاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔

(بہار شریعت، اذان کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 466، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز میں جان بوجھ کر جمائی لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں قصدا جمائی لینے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز میں قصدا جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے واجب الاعادہ ہوگی اگر قصدا نہ ہو تو حرج نہیں حتی الامکان اسے روکنا مستحب ہے اس کے روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہونٹوں کو دانتوں سے دبا لیا جائے یا قیام کی حالت میں دائیں ہاتھ کے اندرونی حصے اور باقی ارکان میں باہیں ہاتھ کی پشت سے روکا جائے۔

بہار شریعت میں ہے: نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ مونھ پر رکھ دے یا آستین سے مونھ چھپا لے، قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (بہار شریعت، مکروہات کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 627، مکتبۃ المدینہ کراچی)

رد المحتار میں ہے: كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها یعنی، ہر وہ نماز جو کراہت تحریمیہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ (رد المحتار، باب صفۃ الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 457، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی
۲۳ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۱ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

مسافر کا فرضوں کی چار رکعتیں پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں اگر مسافر کے پاس ٹائم ہو اور وہ فرض کی پوری نماز پڑھنا چاہے تو کیا اس کی اجازت ہے ؟(خالد محمود)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

شرعی مسافر کا چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا واجب ہے اگر جان بوجھ کر چار پوری رکعت پڑھ لیں اور دوسری پر قعدہ کیا تھا تو فرض ادا ہوگئے اور آخری دو نفل ہوں گے لیکن واجب ترک ہونے کیوجہ سے توبہ لازم اور اس نماز کا لوٹانا واجب ہے اور اگر بھول کر چار پڑھیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہوگئی، اگر سجدہ سہو نہ کیا تو نماز پھیرنی واجب ہوگی۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:فإذا أتم الرباعية و»الحال أنه «قعد القعود الأول» قدر التشهد «صحت صلاته» لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين وتصير الأخريان نافلة له «مع الكراهة» لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدا فإن كان ساهيا يسجد للسهو «وإلا» أي وإن لم يكن قد جلس قدر التشهد على رأس الركعتين الأولين «فلا تصح» صلاته لتركه فرض الجلوس في محله واختلاط النفل بالفرض قبل كماله،ترجمہ،پس اگر مسافر چار رکعت مکمل کرے، اس حال میں کہ پہلی دو رکعت کے بعد قعدہ (تشہد کی مقدار) کے برابر بیٹھا ہو، تو اس کی نماز درست ہوگی، کیونکہ فرض اپنی جگہ پر ادا ہوا، یعنی دو رکعت کے بعد بیٹھنا۔ اور آخری دو رکعتیں اس کے لیے نفل شمار ہوں گی۔ تاہم، جان بوجھ کر سلام میں تاخیر کرنے کی وجہ سے یہ عمل مکروہ ہوگا۔ اگر بھول کر تاخیر کی تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ اور اگر پہلی دو رکعت کے بعد تشہد کے برابر قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی، کیونکہ فرض قعدہ اپنی جگہ پر ادا نہیں ہوا اور فرض کے مکمل ہونے سے پہلے نفل فرض کے ساتھ مل گیا۔ (مراقی الفلاح،کتاب الصلوۃ،صفحہ نمبر163،التراث)

نخبۃ الافکار میں ہے:إذا صلى أربعا متعمدا أعاد،یعنی مسافر نے اگر کان بوجھ کے چار پڑھیں تو وہ نماز کو لوٹائے گا۔ (نخبۃ الافکار،باب صلاۃ المسافر،جلد6،صفحہ نمبر314،التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ٦ جمادی الاخری ۱۴۴٦ھ

قضا نماز کے دوران مکروہ کا شروع ہوجانا

سوال: کیا فرماتے ہیں ایک شخص قضا نماز پڑھ رہا تھا کہ مکروہ وقت شروع ہوگیا اسے پتہ ہی نہیں چلا، نماز کے دوران کسی دیکھنے والے نے اسے بتایا اب جو نماز پڑھی وہ ہوجائے گی؟ (محمد زرید مقیت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

قضا نماز کو کامل وقت کے اندر پڑھنا لازم ہوتا ہے لہذا اگر کوئی قضا نماز پڑھ رہا تھا اور اس دوران مکروہ وقت داخل ہوگیا اور کسی نے بتادیا تو نماز کو توڑنا واجب ہے پھر بعد میں اس نماز کو غیر مکروہ وقت میں پڑھے لیکن اگر نہ توڑی اور مکمل کرلی تو فرض ساقط ہوجائے گا اور گنہگار ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ویجب قطعه وقضاؤه في وقت غير مكروه في ظاهر الرواية ولو أتمه خرج عن عهدة ما لزمه بذلك الشروع. هكذا في فتح القدير وقد أساء ولا شيء عليه. ترجمہ، ظاہر الروایہ کے مطابق مکروہ وقت میں نماز کو توڑدینا واجب ہے اور اسے غیر مکروہ وقت میں دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر اس نے مکروہ وقت میں نماز مکمل کرلی، تو اس کے ذمہ جو لازم تھا، وہ اس سے بری ہوگیا۔ فتح القدیر میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے برا کیا لیکن اس پر اس پڑھی گئی نماز کو اب دوبارہ پڑھنا لازم نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 52، التراث)

بہار شریعت میں ہے: ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا نماز شروع کرلے تو واجب ہے توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہوجائے گا اور گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت، نماز کے وقتوں کا بیان، صفحہ نمبر 454، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ٦ جمادی الاخری ۱۴۴٦ھ

مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جماعت میں بعد میں شامل ہونے والا مقتدی (مسبوق) اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہوگا۔ (تصدق عطاری، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مسبوق نے اگر بھول کر امام کے بالکل ساتھ ہی سلام پھیرا اور پھر یاد آنے پر کھڑا ہو کر بقیہ نماز شروع کردی تو اس صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا اور نماز بلا کراہت ہوجائے گی کیونکہ امام کے سلام پھیرنے تک وہ حالت اقتداء میں تھا لیکن اگر اس نے امام کے سلام پھیر لینے کے بعد بھول کر سلام پھیرا تو سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر جان بوجھ کر سلام پھیرا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

البحر الرائق میں ہے:

"من أحكامه أنه لو سلم مع الإمام ساهيا أو قبله لا يلزمه سجود السهو؛ لأنه مقتد، وإن سلم بعده لزمه، وإن سلم مع الإمام على ظن أن مع الإمام فهو سلام عمد فتفسد" ترجمہ، مسبوق کے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر مقتدی سہواً امام کے ساتھ یا اس سے پہلے سلام پھیر دے تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حالت اقتداء میں ہے۔ لیکن اگر امام کے بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ اور اگر مقتدی نے امام کے ساتھ یہ گمان کرتے ہوئے سلام پھیرا کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے، تو یہ عمدا سلام شمار ہوگا اور اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 401، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ٦ جمادی الاخری ۱۴۴٦ھ

امام کا سورہ فاتحہ کے بعض حصہ کو آہستہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر امام جہری نماز میں سورہ فاتحہ کا نصف یا اس سے زیادہ اونچی آواز میں نہ پڑھ سکا اور مقتدی کے لقمہ دینے کے بعد فاتحہ کی شروع سے تلاوت کرے اور سجدہ سہو کرلے تو کیا نماز ہوجائے گی؟(محمد اکرم ملک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

جہری نماز میں امام جب آدھی سورہ فاتحہ پڑھ لی اور مقتدی کے لقمہ دینے سے دوبارہ شروع سے فاتحہ پڑھی تو نماز ہوگئ اور سجدہ سہو بھی ساقط ہوگیا لیکن اگر امام آدھی سے زیادہ سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ چکا تھا اب شروع سے فاتحہ کا تکرار نہ کرنا واجب تھا اور سجدہ سہو واجب ہوچکا تھا جس کیوجہ سے یہ لقمہ دینے کا محل بھی نہ تھا لیکن امام نے مقتدی کا لقمہ لیکر جان بوجھ کر فاتحہ کو شروع سے جہرا پڑھنا شروع کردیا تو اب نماز فاسد ہوجائے گی، امام ومقتدیوں کو نماز لوٹانی پڑے گی۔

جد الممتار میں ہے:"لو خافت ببعض الفاتحۃ یعیدہ جھرا لان تکرار البعض لایوجب السھو ولا الاعادۃ و الاخفاء بالبعض یوجبہ فبالاعادۃ جھرا یزول الثانی و لایلزم الاول،ترجمہ:اگر بعض فاتحہ آہستہ قراءت کی تو وہ جہراً اس کا اعادہ کرے کیونکہ بعض کا تکرار سجدہ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور بعض کو آہستہ پڑھنا سجدہ سہو کو واجب کرتا ہے تو جہراً اعادہ کرنے سے دوسرا(نماز کے اعادہ کا وجوب) زائل ہوجاتا اور پہلا (سجدہ سہو کا وجوب)لازم نہیں رہتا۔

(جد الممتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، جلد3، صفحہ نمبر237،مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:"آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھتا رہا، پھر بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا، تو اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا تھا پھر شروع سے پڑھنا شروع کیا تو بھی سجدہ سہو واجب کہ یہ اکثر سورہ فاتحہ کی تکرار ہوئی اور یہ موجب سجدہ سہو ہے اگر دونوں دفعہ بلاقصد سہو اہوا ہو تو۔ اور اگر بالقصد تکرار کی تو اعادہ واجب اور اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ نہیں پڑھا تھا تو نہ سجدہ سہو ہے نہ اعادہ"۔ (فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ 282، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے:بے محل لقمہ دینا اصل قیاس کے مطابق ہو جائے گا کیوں کہ قیاس تو چاہتا ہے کہ لقمہ دینے سے نماز فاسد ہونی چاہے مگر ضرت کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی بے محل ضرورت ہی نہیں ہے اس وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتاوی رضویہ جلد7 صفحہ نمبر260 مکتبہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ٦ جمادی الاخری ١٤٤٦ھ

حالت سفر میں قضا ہونے والی نماز کی قضا کا حکم

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جو نماز حالت سفر میں قضاء ہوئی اس کے چار فرض پورے پڑھتے ہیں یا دو اور فجر کی سنتیں اور وتر کی بھی قضا کرنے ہوگی یا نہیں؟ (محمد امجد)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

جو نماز حالت سفر میں قضاء ہوئی اس کی قضا دو رکعت ہی ہوگی اگرچہ حالت قیام میں قضا کرے اور جو نماز حالت اقامت میں قضا ہوئی اس کی قضا چار رکعت ہوگی اگرچہ حالت سفر میں قضا کرے ،نیز فجر کی سنتوں کی قضا لازم نہیں البتہ وتر کی تمام رکعتوں کی قضا کرنا واجب ہے

فتاوی عالمگیری میں ہے:أن الفائتة تقضي على الصفة التي فاتت عنه لعذر وضرورة فيقضي مسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعا والمقيم في الإقامة ما فاته في السفر منها ركعتين والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب سنة في السنة،ترجمہ،چھوٹی ہوئی نماز کو اسی کیفیت کے مطابق ادا کیا جائے گا جس کیفیت میں وہ چھوٹی تھی، چاہے کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے ہو۔ لہذا، اگر کسی مسافر پر حالتِ حضر میں فرض نماز چھوٹ گئی ہو (جو چار رکعت والی ہو)، تو وہ اسے سفر میں چار رکعت ہی ادا کرے گا۔ اور اگر مقیم پر حالتِ سفر میں کوئی نماز چھوٹ گئی ہو (جو دو رکعت والی ہو)، تو وہ اقامت کی حالت میں اسے دو رکعت ہی ادا کرے گا۔قضا کرنا فرض نماز کے لیے فرض ہے، واجب نماز کے لیے واجب ہے، اور سنت نماز کے لیے سنت ہے۔

(فتاوی عالمگیری،کتاب الصلوۃ،جلد اول، صفحہ نمبر ۱۲۱،التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۰ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ٦ جمادی الاخری ۱۴۴٦ھ

خودکشی والے کی نماز جنازہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ (قاسم، برسٹل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

خودکشی کرنا ناجائز وحرام ہے اگر وہ خودکشی کو حلال نہیں سمجھتا تو نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور بہتر ہے کہ دیندار شخصیت نہ پڑھے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ومن قتل نفسه عمدا يصلى عليه عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله وهو الأصح، كذا في التبيين " یعنی، جس نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر قتل کردیا تو امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمہ کے نزدیک اس کی نمازہ جنازہ ادا کی جائے اور یہی اصح قول ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 163، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۱ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۷ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

نماز جنازہ کی خاص شخص کیلئے وصیت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر میت نہ کسی خاص شخص کے لئے وصیت کی ہو کہ وہ اس کا جنازہ پڑھائے تو کیا اس وصیت پر عمل کرنا لازم ہے؟ (عین الدین، لندن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

شرعا ایسی وصیت پر عمل لازم نہیں بلکہ ورثہ کا حق ہے لیکن اگر ورثہ بخوشی مرنے والے کی خواہش پر اس بندے سے جنازہ پڑھائیں جو امامت کا اہل ہو تو حرج نہیں اور بہتر ہے کہ کتب فقہ میں جن کے لئے نماز جنازہ پڑھانے کی ترتیب بیان کی گئ ہے انہیں میں سے انتخاب کرنا چاہئے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

”أولى الناس بالصلاة عليه السلطان إن حضر فإن لم يحضر فالقاضي ثم إمام الحي ثم الوالي، وفي الكبرى الميت إذا أوصى بأن يصلي عليه فلان فالوصية باطلة وعليه الفتوى“ یعنی، جو شخص جنازے کی نماز پڑھانے کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے، وہ سلطان (حاکم) ہے اگر وہ موجود ہو۔ اگر سلطان موجود نہ ہو تو قاضی، پھر محلے کا امام، اور اس کے بعد والی اس کا حق رکھتے ہیں۔ "الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ فلاں شخص اس کی نماز جنازہ پڑھائے، تو ایسی وصیت باطل ہے، اور اس پر ہی فتویٰ ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۶۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۱ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۷ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری میں بڑی سورت پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی نے پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری میں بڑی سورت پڑھی تو کیا نماز ہوجائے گی؟ (محمد آصف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پہلی رکعت میں چھوٹی اور دوسری میں بڑی سورت پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن نماز ہوجائے گی ،نیز چھوٹی اور بڑی سورت میں فرق کرنے کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو تو کراہت آئے گی اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: وتكره إطالة الثانية على الأولى الخ» أي تنزيها ،یعنی، نماز کی دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبا کرنا مکروہ ہے، اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر 264، التراث)

بہار شریعت میں ہے: "دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں "اَلَمۡ نَشۡرَحۡ "پڑھی اور دوسری میں "لم یکن" تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ548، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۱ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۷ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ وضو کرنے کے بعد اگر یہ یاد ہو کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا لیکن متعین نہ ہو کہ کون سا عضو تھا تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

وضو کرنے کے بعد یاد آیا کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا ہے لیکن کون سا عضو تھا یہ یاد نہیں تو بایاں پاؤں کو دھو لینے سے وضو صحیح ہو جائے گا۔

رد المحتار میں ہے:

"ولو علم أنه لم يغسل عضوا وشك في تعيينه غسل رجله اليسرى؛ لأنه آخر العمل " یعنی، اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس نے کوئی عضو نہیں دھویا اور اسے اس عضو کے تعین میں شک ہو، تو وہ اپنی بائیں پاؤں کو دھو لے کیونکہ یہ عمل کا آخری حصہ ہے۔ (رد المحتار، کتاب الطھارۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 150، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

١٦ دسمبر ٢٠٢٤ ء بمطابق ١٤ جمادی الاخری ١٤٤٦ھ

وضو میں کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ وضو میں صرف چار فرض اعضاء دھولئے لیکن کلی اور ناک میں پانی ڈالنا چھوڑ دیا تو کیا وضو ہوجائے گا۔ (راشد، روچڈل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

وضو کی سنتیں چھوڑنے سے وضو تو ہوجائے گا لیکن کلی اور ناک میں پانی ڈال کر دھونے والی سنت کو چھوڑنے کی عادت بن جائے تو گناہ ملے گا کیونکہ یہ سنن ھدی میں سے ہے جس کو ایک آدھ بار چھوڑ دینا برا ہے اور عادت بن جائے تو گناہ ہوتا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:إن ترك المضمضة والاستنشاق أثم على الصحيح؛ لأنهما من سنن الهدى وتركها يوجب الإساءة بخلاف السنن الزوائد فإن تركها لا يوجب الإساءة.یعنی، اگر کسی نے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چھوڑ دیا تو صحیح قول کے مطابق وہ گناہگار ہوگا، کیونکہ یہ سنت ہدیٰ میں سے ہیں، اور ان کو ترک کرنا اساءت کا باعث بنتا ہے۔ برخلاف سنتوں زوائد کے، جنہیں ترک کرنا اساءت کا سبب نہیں بنتا۔ (فتاوی عالمگیری، الفصل الثانی فی سنن الوضوء، جلد اول، صفحہ نمبر 7، التراث)

بہار شریعت میں سنت ھدیٰ کے بارے میں ہے: اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادرا ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔ (بہار شریعت، اصطلاحات، جلد اول، صفحہ نمبر 283، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۶ دسمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۴ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

حاجی مکہ میں کب مسافر ہوگا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں 8 جون (پہلی ذوی الحجہ) حج کے ارادے سے مکہ پہنچا اور 23 جون کی صبح مدینہ پاک کو روانگی ہے آیا اس دوران مکہ میں قصر نماز پڑھوں گا یا پوری؟ (فیصل عطاری، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کو اس صورت میں قصر نماز پڑھنی ہوگی کیونکہ آپ مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ مکہ شریف زادھا اللہ شرفا وتعظیما میں نہیں رک رہے اس لئے کہ آپ کا حج کے دوران منی وعرفات میں جانا طے ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

"ذَكَرَ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ أَنَّ الْحَاجَّ إذَا دَخَلَ مَكَّةَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ وَنَوَى الْإِقَامَةَ نِصْفَ شَهْرٍ لَا تَصِحُّ؛ لِأَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ الْخُرُوجِ إلَى عَرَفَاتٍ فَلَا يَتَحَقَّقُ الشَّرْطُ" یعنی کتاب المناسک میں اس بات کو بیان کیا کہ حاجی جب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں مکہ میں داخل ہو اور آدھا مہینہ (پندرہ دن) رکنے کی نیت کرلے تو یہ نیت اقامت صحیح نہیں ہوگی کیونکہ حاجی کے لئے (حج کے دوران) عرفات جانا ضروری ہے تو شرط اقامت ثابت نہیں ہوگی۔

(فتاوی ہندیہ، باب فی صلاۃ المسافر، جلد اول، صفحہ 140، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۹جون ۲۰۲۴ء بمطابق ۲ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ

یوکے میں مساجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے میں نماز جنازہ مساجد کے اندر پڑھا جاتا ہے اس کی ایک وجہ تو ضروری اجازت کا فوری میسر نہ ہونا جس میں کافی دن لگ سکتے ہیں اور دوسری وجہ وہاں کا موسم سازگار نہیں ہوتا کہ بارش کے امکانات رہتے یا پھر سردی بہت سخت ہوتی تو گیلی زمین پر کھڑا ہونا کافی مشکل ہوتا، آیا ایسی صورت میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟ (تصدق،یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

یوکے میں موسمی صورتحال کا سازگار نہ ہونا اور خاص کر نماز جنازہ یا کوئی بھی گراؤنڈ اجتماع کرنے کیلئے کونسل کی اجازت لینے میں کافی دن درکار ہوتے جس کی وجہ سے نماز جنازہ میں غیر ضروری تاخیر کا قوی امکان اور پھر میت کو اتنا لمبا عرصہ سردخانہ میں رکھنا میت کے لئے باعث تکلیف ہے اس لئے یہاں عوام وخواص کا تعامل ہو چکا ہے کہ وہ مسجد میں نماز جنازہ کا اہتمام کرتے ہیں علماء نے اس عرف وتعامل کی بنیاد پر مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کی اجازت دی ہے کیونکہ عذر شرعی کی بنیاد پر مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ نہیں رہتا

نوٹ، یاد رہے یوکے میں بعض علاقوں میں اھل سنت کی مساجد میں محراب کے آگے خارج مسجد میں میت کے لئے ایک کمرہ بنایا ہوتا جہاں میت کے ساتھ ایک صف کی جگہ ہوتی اور باقی عوام مسجد کے اندر ہوتی ہے اگر ایسی سنی مساجد آپ کے شہر میں موجود ہے تو کوشش کرکے وہی نماز جنازہ کی ترکیب کی جائے اور اگر اس طرح کی مسجد موجود نہیں تو پھر مسجد کے اندر ہی پڑھ لیں، البتہ بدمذہب کی مساجد میں یہ سہولت لینے کے لئے جانا ہرگز جائز نہیں ہمیشہ سنی مسجد ہی اختیار کی جائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: وَلَا تُكْرَهُ بِعُذْرِ الْمَطَرِ وَنَحْوِهِ، یعنی نماز جنازہ اگر بارش وغیرہ عذر کی وجہ سے مسجد میں ادا کیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (فتاوی عالمگیری، الباب فی الجنائز، جلد اول، صفحہ نمبر 165، التراث)

بہار شریعت میں ہے: "الضرورات تبیح المحظورات" یعنی ضرورت ممنوعات کو مباح بنا دیتی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 19، صفحہ نمبر 1080، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

لہذا یوکے میں ضرورت اور تعامل الناس کی وجہ سے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲ جولائی ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۵ھ

مسافر مقیم امام کے پیچھے فاسد کی گئ نماز کی کتنی رکعتیں پڑھے گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ مسافر نے چار رکعت والی نماز میں مقیم امام کی اقتداء کی پھر نماز فاسد ہوگئ تو آیا اب مسافر پر چار پڑھنا ضروری ہیں یا دو رکعت پڑھے گا؟ (محمد عرفان، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر مسافر نے چار رکعت فرض نماز مقیم کی اقتداء میں شروع کی پھر نماز کو فاسد کردیا تو اب مسافر اگر اکیلا پڑھتا ہے تو دو پڑھنی واجب ہیں اور اگر پھر مقیم امام کی اقتداء کرتا ہے تو چار پڑھے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وَإِنْ اقْتَدَى مُسَافِرٌ بِمُقِيمٍ أَتَمَّ أَرْبَعًا وَإِنْ أَفْسَدَهُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ" یعنی، اگر کوئی مسافر مقیم کی اقتداء کرے تو چار رکعتیں پوری کرے اور اگر (نماز) توڑدے تو دو رکعتیں پڑھے گا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ 142، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

مسافر نے مقیم کے پیچھے نماز شروع کرکے فاسد کردی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتداء کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتداء کی تو چار پڑھے۔ (بہار شریعت، نماز مسافر کا بیان، حصہ چہارم، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اخترمدنی

۷ جولائی ۲۰۲۴ بمطابق ۲ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

نماز میں دو سجدوں کی بجائے ایک سجدہ کرنے کا حکم شرعی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ نماز میں بھول کر دو سجدوں کی جگہ ایک سجدہ کر لیا اور دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر قرأت شروع کی، تب یاد آیا۔ ایسی صورت میں کیا حکم شرع ہوگا؟ کیا وہ سجدہ اسی وقت کر لیا جائے یا آخر میں؟ اور کیا سجدہ سہو بھی واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر نماز میں بھول کر دو سجدوں کی جگہ ایک سجدہ کر لیا اور دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر قرأت شروع کی، تب یاد آیا، تو فوراً وہ چھوٹا ہوا سجدہ کر لیا جائے، پھر کھڑے ہو کر نماز جاری رکھی جائے۔ آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز درست ہو جائے گی کیونکہ نماز کی ترتیب میں خلل آیا ہے، اس لیے سجدہ سہو واجب ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: فَلَوْ تَرَكَ سَجْدَةً مِنْ رَكْعَةٍ فَتَذَكَّرَهَا فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَهَا وَسَجَدَ لِلسَّهْوِ لِتَرْكِ التَّرْتِيبِ فِيهِ ،یعنی، "پس اگر کسی نے ایک رکعت کا سجدہ چھوڑ دیا اور اسے آخر نماز میں یاد آیا، تو وہ اس سجدے کو کرے گا اور سجدہ سہو بھی کرے گا کیونکہ ترتیب چھوٹ گئی ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الباب الثاني عشر في سجود السهو، جلد اول، صفحہ نمبر 127، التراث)

در مختار میں ہے: ثم إنما يتحقق الترك با لسجود، فلو تذكر ولو بعد الرفع من الركوع عاد، یعنی، "پھر (سجدہ سہو لازم ہو جائے گا) جب رکعت کا سجدہ چھوڑنا ثابت ہو جائے تو اگر رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی یاد آئے تو واپس آکر (پچھلی رکعت کا) سجدہ کرے۔"

(در مختار، باب سجود السھو، صفحہ نمبر 99، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۵ جولائی ۲۰۲۴ بمطابق ۹ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

مسجد میں ریکارڈڈ اذان چلانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ کیا مسجد میں اذان کے وقت ریکارڈڈ اذان چلائی جا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اذان ایک عبادت ہے جس کو شریعت کے مخصوص مشروع کئے گئے طریقے پر دینا سنت موکدہ ہے اس لئے ریکارڈڈ اذان سے یہ سنت ادا نہیں ہوگی اگر ریکارڈڈ اذان کے بعد جماعت قائم کی تو نماز ہوجائے گی اگرچہ مکروہ عمل ہے

البدائع والصنائع میں ہے، وَأَمَّا بَيَانُ كَيْفِيَّةِ الْأَذَانِ فَهُوَ عَلَى الْكَيْفِيَّةِ الْمَعْرُوفَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ، یعنی اکثر علماء کے نزدیک اذان کو اس کے معروف و متواترہ (جو طریقہ شروع سے رائج ہو) طریقے پر بغیر کسی کمی وزیادتی کے دینا لازمی ہے۔ (البدائع والصنائع، فصل بیان کیفیۃ الاذان، جلد1، صفحہ نمبر147، التراث) فتاوی عالمگیری میں ہے، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ. وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمُؤَذِّنُ رَجُلًا عَاقِلًا صَالِحًا تَقِيًّا عَالِمًا بِالسُّنَّةِ، یعنی، صحیح یہ ہے کہ اذان سنت مؤکدہ ہے۔ اور مؤذن مرد، عاقل، نیک، پرہیزگار، اور سنت کا جاننے والا ہونا چاہئے۔ (فتاوی عالمگیری، الباب الثانی فی الاذان، جلد اول، صفحہ نمبر53، التراث)، رد المحتار میں اذان کے کچھ آداب بیان کئے گئے ہیں، إنَّ الْمَحَلَّ مُتَّسِعًا (يَمِينًا وَيَسَارًا) فَقَطْ؛ لِئَلَّا يَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ (بِصَلَاةٍ وَفَلَاحٍ) وَلَوْ وَحْدَهُ أَوْ لِمَوْلُودٍ؛ لِأَنَّهُ سُنَّةُ الْأَذَانِ مُطْلَقًا (وَيَسْتَدِيرُ فِي الْمَنَارَةِ) لَوْ مُتَّسِعَةً وَيُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنْهَا (وَيَقُولُ) نَدْبًا یعنی، (اذان کے آداب میں سے ہے کہ) اذان وسعت والی جگہ پر ہو کہ صرف (دائیں اور بائیں طرف مڑ سکے)، قبلہ کی طرف نہ مڑ سکے (حی علی الصلاح، حی علی الفلاح کے وقت)، چاہے وہ اکیلا ہو یا بچہ کے کان میں اذان دے؛ کیونکہ یہ اذان کی مخصوص سنت ہے (اور منارے میں گھومے) اگر وہ منارہ وسیع ہو اور اپنا سر منارے سے باہر نکالے (حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کہتے وقت) یہ مستحب ہے۔ (رد المحتار، باب الاذان، جلد اول، صفحہ نمبر387، التراث) بہار شریعت میں ہے، بہار شریعت میں ہے، مسجد میں بلا اذان واقامت جماعت قائم کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، اذان کا بیان، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۸ جولائی ۲۰۲۴ بمطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۴۴۶ ھ

غیر نمازی سے نمازی کا آیت سجدہ سننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ اگر کوئی نمازی دوران نماز کسی ایسے بندے سے آیت سجدہ سنے جو نماز میں نہیں تو آیا نمازی پر سجدہ تلاوت لازم ہوگا یا نہیں۔(سید حمزہ، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئ صورت میں نمازی پر سجدہ تلاوت لازم ہوجائے گا لیکن وہ یہ سجدہ نماز کے بعد کرے گا اگر نماز کے اندر ہی کرلیا تو اگرچہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن یہ سجدہ تلاوت بھی کافی نہیں ہوگا اس کو نماز کے بعد دوبارہ کرنا پڑے گا لیکن اگر نمازی نے تلاوت کرنے والے کے ساتھ اس کی اتباع کی نیت سے سجدہ کرلیا تو اب نماز فاسد ہوجائے گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:وَلَوْ سَمِعَ الْمُصَلِّي مِنْ أَجْنَبِيٍّ يَسْجُدُ بَعْدَ الْفَرَاغِ وَلَوْ سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُجْزِيهِ وَلَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ، كَذَا فِي التَّهْذِيبِ هُوَ الصَّحِيحُ،یعنی، اگر کوئی نمازی غیر نمازی سے سجدے کی آیت سن کر نماز کے بعد سجدہ کرے تو اس کا سجدہ درست ہوگا، اور اگر وہ دورانِ نماز سجدہ کرے تو نہ اس کا سجدہ معتبر ہوگا اور نہ اس کی نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح "التہذیب" میں مذکور ہے اور یہی صحیح ہے،

(فتاوی عالمگیری، الباب الثالث عشرفي سجود التلاوة، جلد1، صفحہ نمبر133، التراث)

بہار شریعت میں ہے:جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔

(بہار شریعت، جلد اول، سجدہ تلاوت کا بیان، صفحہ نمبر729، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۶ اگست ۲۰۲۴ بمطابق ۱۰ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ

رکوع بھول کر سجدے میں چلے جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی نمازی رکوع کرنا بھول گیا اور سجدے میں چلا گیا تو آیا اس کی نماز ہوگئی یا نہیں۔ (اویس، کینیڈا)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر کوئی نمازی رکوع کرنا بھول گیا اور قیام کے بعد سیدھا سجدے میں چلا گیا تو اب اگر اسے سجدے میں یاد آیا تو فورا واپس لوٹے ،رکوع کرے ،پھر سجدہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے تو نماز ہوجائے گی ،اگر رکوع کیا ہی نہیں تو اب نماز فاسد ہوگئ دوبارہ پڑھنی پڑے گی کیونکہ ترتیب رہ جانے کی صورت میں تو اس کا ازالہ سجدہ سہو سے کیا جاسکتا ہے لیکن فرض رہ جائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے۔الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففي الاول امكنه التدارك بالقضاء يقضي والا فسدت صلاته وفي الثاني لا تفسد لان قيامها باركانها وقد وجدت ولا يجبر بسجدتي السهو وفي الثالث ان ترك ساهيا يجبر بسجدتي السهو وان ترك عامدا لا، كذا التتارخانية۔اذا سجد في موضع الركوع او ركع في موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او اخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجود،

یعنی،اس مسئلے کی اصل یہ ہے کہ چھوڑے جانے والے افعال تین قسم کے ہوتے ہیں: فرض، سنت، اور واجب۔ اگر فرض کو چھوڑا اور اس کی قضا ممکن ہو تو قضا کر لی جائے، ورنہ نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم یعنی سنت کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ نماز کے ارکان قائم ہوتے ہیں اور سنت ترک ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوتا۔ اور تیسری قسم یعنی واجب کو اگر بھول کر چھوڑا جائے تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے، لیکن اگر جان بوجھ کر چھوڑا جائے تو تلافی نہیں ہوتی۔ اسی طرح تاتارخانیہ میں بیان کیا گیا ہے۔اگر کسی نے رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا، یا کسی رکن کو دہرایا، یا رکن کو پہلے یا بعد میں ادا کیا، تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، الباب الثانی عشر فی سجدۃ السہو، جلد اول، صفحہ نمبر 126/127، التراث)

بہار شریعت میں ہے:تعدیل ارکان بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت، سجدہ سہو کا بیان، جلد دوم صفحہ نمبر 711، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

١٩ اگست ٢٠٢٤ بمطابق ١٥ صفر المظفر ١٤٤٦ ھ

گلے میں ہار پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل بعض نوجوان لڑکے گلے میں ہار وغیرہ جیولری پہن کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو کیا اس سے نماز ہوجاتی ہے؟

(سائل، احمد رضا، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مذکورہ صورت میں نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوگی کیونکہ مرد کو صرف چاندی کی ایک انگوٹھی، ایک نگ والی، جس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے کم ہو، پہننا جائز ہے، لہذا چاندی کے علاوہ لوہے، تانبے، پیتل یا سونے وغیرہ کی جیولری گلے، ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں مرد کے لیے پہننا ناجائز و گناہ ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:

"ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے، سونے چاندی، پیتل، لوہے کے چھلے یا کان میں بالی یابندا یا سونے خواہ تانبے پیتل لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام و ناجائز ہیں اور ان سے نماز مکروہ تحریمی اور تانبے پیتل، لوہے کے زیور تو عورتوں کو بھی حرام ہیں انہیں پہن کر ان کی نماز بھی مکروہ تحریمی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 307، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۲ اگست ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۸ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ

جاندار کی تصویر والی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا جس پر جاندار کی تصویر ہو؟

(عبداللہ، کینیڈا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

شرٹ پر جاندار کے چہرے والی اتنی بڑی تصویر کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو چہرہ واضح ہو تو ایسا لباس پہننا شرعاً جائز نہیں، اور ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوگی کیونکہ تصویر والا کپڑا پہننا، پہنانا، بیچنا یا خیرات کرنا ناجائز ہے البتہ اگر وہ تصویر مٹادی جائے یا اُس کا چہرہ مکمل کاٹ دیا جائے، یا اس تصویر والے لباس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن یا اوڑھ لیا جائے جس سے وہ تصویر چھپ جائے تو اب نماز مکروہ تحریمی نہ ہوگی۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کردیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہوجائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہوجائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہوگا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 568، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۳۰اگست ۲۰۲۴بمطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ

ہاف آستین والی ٹی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہاف آستین والی ٹی شرٹ میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (جواد، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

ٹی شرٹ پہن کر نماز ہوجائے گی۔ کیونکہ اصول ہے جو شخص ایسا لباس پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے عار محسوس کرے تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی اور اگر عار محسوس نہ کرے تو نماز مکروہ بھی نہیں ہوگی۔

اعلحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: متون وشروح و فتاویٰ تمام کُتبِ مذہب میں بلاخلافِ تصریح صاف ہے کہ ثیابِ ذِلّت و مَہنت یعنی وہ کپڑے جن کو آدمی اپنے گھر میں کام کاج کے وقت پہنے رہتا ہے جنہیں میل کچیل سے بچایا نہیں جاتا اُنہیں پہن کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 7، ص 377، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی وقارالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہاف آستین والا کرتا، قمیص یا شرٹ کام کاج کرنے والے لباس میں شامل ہیں اس لئے جو ہاف آستین والا کرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، اُن کی نماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وقار الفتاویٰ، جلد 2، صفحہ 246)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۸ ستمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۴ ربیع النور ۱۴۴۶ھ

امام کا مقتدی کے لقمہ کو نہ لینے سے نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر مقتدی نے امام کو لقمہ دیا اور امام نے لیا نہیں تو کیا مقتدی کی نماز فاسد ہوجائے گی؟ (خالد، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو مقتدی کو کسی غلطی کا شک ہوا اور اس نے لقمہ دے دیا جبکہ اس مقام پر غلطی نہیں تھی جس کیوجہ سے امام نے نماز کو جاری رکھا تو مقتدی کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ غلط لقمہ دینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ واقعی لقمہ دینے کا محل تھا، امام نے لیا نہیں، تو دیکھا جائے گا کہ اگر امام نے بھول کر کوئی واجب چھوڑا ہے تو آخر میں سجدہ سہو کرنے سے نماز صحیح ہوجائے گی اور فرض چھوٹا ہے جس کی تکمیل ممکن نہ ہو تو نماز فاسد ہوجائے گی اب دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

اعلحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”جب اسے شبہ ہو تو ممکن ہے اسی کی غلطی ہو اور غلط بتانے سے اس کی نماز جاتی رہے گی اور امام اخذ کرے گا تو اس کی اور سب کی نماز فاسد ہوگئی“۔ (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ نمبر 288، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: واجبات نماز میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے۔ فرض ترک ہوجانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے۔

(بہار شریعت، سجدہ سہو کا بیان، جلد اول، مسئلہ نمبر 1 اور 5، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۱ ستمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۷ ربیع النور ۱۴۴۶ھ

نماز میں درود ابراہیمی کے تکرار کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر کسی نے قعدہ آخیرہ میں دعا کے بعد دوبارہ، درود ابراہیمی پڑھا تو کیا اس سے نماز ہوجائے گی؟ (خالد، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر پہلے درود پڑھ کر دعا مانگنے کے بعد دوبارہ درود پڑھ دیا تو بالکل حرج نہیں نماز ہوجائے گی کیونکہ کوئی واجب یا سنت کا ترک نہ ہوا اورنہ ہی سجدہ سہو لازم ہوا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ولو کرر التشھد فی القعدۃ الأولی فعلیہ السھو وکذا لو زاد علی التشھد الصلاۃ علی النبی ﷺ، ولو کررہ فی القعدۃ الثانیۃ فلا سھو علیہ“یعنی، اگر کسی نے پہلے قعدہ میں تشہد کو دہرایا تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا، اسی طرح اگر تشہد کے بعد درود شریف کا اضافہ کیا تو بھی سجدہ سہو لازم ہوگا۔ لیکن اگر دوسرے قعدہ میں (درود کو) دہرایا تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد اول، صفحہ نمبر 127، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۳ ستمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۰ ربیع النور ۱۴۴۶ھ

نماز میں رکعتوں کی تعداد بھول جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میری امی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور جب نماز پڑھتی ہیں تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ان کو رکعتوں کی تعداد یاد نہیں رہتی تو ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا۔ (محمد منیر، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر یہ بار بار آپ کی امی کے ساتھ ہو رہا ہے کہ وہ رکعتوں کی تعداد بھول جاتی ہے تو غالب گمان جس طرف ہو اس پر عمل کرے اس صورت میں اگر سوچنے میں تین تسبیحات کے برابر وقفہ نہ کیا ہو تو سجدہ سہو بھی نہیں ہوگا، اگر غالب گمان نہ ہو تو کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی دو اور تین میں شک ہو تو دو قرار دے اور تین اور چار میں ہو تو تین، پھر تیسری اور چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کیونکہ تیسری رکعت میں چوتھی ہونے کا بھی احتمال ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔

بہار شریعت میں ہے: جس کو شمار رکعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلی ھذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (بہار شریعت، جلد 1، سجدہ سہو کا بیان، صفحہ نمبر 718، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۶ ستمبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۳ ربیع النور ۱۴۴۶ھ

سجدے میں جاتے ہوئے پینٹ نیچے ہوجانے سے نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جنہوں نے پینٹ یا جینز پہنی ہوتی ہے جب وہ سجدے میں جاتے ہیں تو پیچھے سے ان کا ستر کھل جاتا ہے تو ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا۔(عرفان، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئی صورت میں سجدے وغیرہ میں جاتے ہوئے وہ اعضائے جن کا چھپانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک عضو کی چوتھائی یا متعدد مثلا دو عضو کی چوتھائی سے کم کھلا لیکن ان دونوں کو ملانے سے کسی چھوٹے عضو کی چوتھائی کے برابر ہوگیا اور فورا نہ چھپایا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا تو نماز فاسد ہوگئی، اس سے کم میں فسا د نہیں لیکن اس میں غفلت جائز نہیں اور دوسروں کا اس پر نظر کرنا جائز نہیں اور اگر بالقصد کھولا، اگرچہ فورا چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔ یاد رہے مرد کے لئے ناف کے نیچے سے، عضوتناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے جس کی چوتھائی کا اعتبار ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:وإن انكشفت عورته في الصلاة فسترها بلا مكث جازت صلاته إجماعا وإن أدى ركنا مع الانكشاف فسدت إجماعا وإن لم يؤده لكن مكث قدر ما يمكن الأداء تفسد،یعنی، اگر نماز کے دوران کسی کی ستر کھل جائے اور فوراً بغیر کسی توقف کے اسے ڈھانپ لے، تو اجماعاً اس کی نماز جائز ہے۔ اور اگر کھلی ہوئی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو اجماعاً نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر رکن ادا نہیں کیا لیکن اتنی دیر ٹھہر گیا جتنی دیر میں رکن ادا ہو سکتا تھا، تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 58، التراث)

در مختار میں ہے:"الثامن ما بين السرة إلى العانة مع ما يحاذي ذلك من الجنبين والظهر والبطن"یعنی،(اعضائے عورت میں سے مرد کے لئے) آٹھواں حصہ ناف سے لے کر زیر ناف تک، اور اس کے برابر پہلوؤں، کمر اور پیٹ کا حصہ بھی عورت ہے۔ (در مختار، مطلب ستر العورۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 409، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۸ ربیع النور ۱۴۴۶ھ

ایک سورت چھوڑ کر دوسری شروع کردینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے دوران میں نے بھول کر کسی سورت کی تلاوت شروع کی جبکہ میں کوئی اور سورت پڑھنا چاہتا تھا جیسے ہی خیال آیا تو میں نے جو سورۃ شروع کی تھی اس کی آیت مکمل کرکے دوسری سورت کو پڑھنا شروع کردیا، کیا اس سے سجدہ سہو لازم ہوگیا؟ (قاسم، یوکے)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

نماز میں جب آپ نے ایک سورۃ کی تلاوت شروع کردی تھی تو اب آپ کو چاہیئے تھا کہ اسی کو جاری رکھتے کیونکہ بلاوجہ ایک سورۃ کو درمیان میں چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کردینا مکروہ ہے لیکن ایسا کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔

البحر الرائق فی شرح کنزالدقائق میں ہے:

إذا افتتح سورة وقصده سورة أخرى فلما قرأ آية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التي أرادها يكره، یعنی، اگر کوئی شخص ایک سورت کی تلاوت شروع کرے اور اس کا ارادہ کسی اور سورت کا ہو، پھر ایک یا دو آیات پڑھنے کے بعد وہ اس سورت کو چھوڑ کر دوسری سورت کو شروع کرنا چاہے جو اس کا ارادہ تھا، تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، جلددوم، صفحہ نمبر 35، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۵ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۴۶ ھ

دوران نماز ٹشو سے ناک صاف کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دوران نماز میری ناک بہتی ہے تو کیا میں ٹشو سے صاف کرسکتا ہوں ؟

(احمد رضا، لیسٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز میں اگر واقعی ناک اتنی بہہ رہی ہو کہ صاف نہ کی تو زمین یا مسجد کی کارپیٹ پر ناک ٹپکے گی تو ایک ہاتھ کو استعمال کرتے ہوئے عمل قلیل سے ٹشو یا آستین وغیرہ سے ایک رکن میں تین سے کم بار، ناک صاف کرسکتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

”ظهر من أنفه ذنين في الصلاة فمسحه أولى من أن يقطر منه على الأرض. كذا في القنية“یعنی، ”نماز میں اگر کسی کے ناک سے پانی بہنے لگے تو اسے صاف کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ زمین پر ٹپکے۔ ایسا قنیہ میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 105، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ وشک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔

(بہار شریعت، مفسدات نماز کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۶ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

یونیورسٹی کے ہوسٹل میں قصر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ میں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں رہتا ہوں جو میرے گھر سے مسافت سفر پر واقع ہے اور دس دن گزارنے کے بعد دو دن کیلئے گھر آتا ہوں تو آیا یونیورسٹی میں اقامت کے دوران پوری نماز پڑھوں گا یا قصر کروں گا؟ (خالد، بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئ صورت میں آپ کو یونیورسٹی میں قصر نماز پڑھنی پڑے گی کیونکہ آپ کی یونیورسٹی مسافت سفر (یعنی ساڑھے ستاون میل) پر واقع ہے اور آپ دس دن گزارنے کے بعد دو دن کے لئے گھر بھی آتے ہیں پندرہ دن سے کم اقامت کیوجہ سے آپ یونیورسٹی میں مسافر ہیں لہٰذا چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت پڑھنا لازم ہوگا نیز اگر کبھی آپ کی نیت پندرہ یا اس سے زیادہ دن رکنے کی بن جائے تو اب دوران اقامت آپ کو چار فرض پورے پڑھنے ہوں گے۔

الجوہر النیرہ میں ہے:"ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلد يصلح للإقامة خمسة عشر يوما فصاعدا فيلزمه الإتمام وإن نوى الإقامة أقل من ذلك لم يتم"، یعنی، وہ سفر کی حالت میں ہی رہے گا جب تک کسی ایسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت نہ کرے جو قیام کے لائق ہو، تو اس پر نماز پوری پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اور اگر پندرہ دن سے کم قیام کی نیت کرے تو نماز پوری نہیں پڑھے گا۔

(الجوہر النیرہ، باب صلاۃ المسافر، جلد اول، صفحہ نمبر 86، التراث)

البدائع والصنائع میں ہے:"إذا نوى المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما يصير مقيما"، یعنی جب مسافر کسی جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرے تو وہ مقیم ہو جائے گا (نماز پوری پڑھے گا)۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ نمبر 98، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

11 اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق 6 ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

فرضوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے سنا ہے کہ چار رکعت فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ نہیں ملائی ہوتی لیکن میں نے تیسری رکعت میں غلطی سے سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھ لی تو کیا سجدہ سہو لازم ہوگیا ؟

(قاسم، برمنگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر کسی نے فرضوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھ لی، تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا، خواہ اس نے جان بوجھ کر پڑھی ہو یا پھر بھولے سے۔ بلکہ منفرد یعنی تنہا نماز ادا کرنے والے کے لئے ان رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا مستحب قرار دیا گیا ہے۔جبکہ امام کے کے لیے مکروہ ہے اور اگر مقتدیوں پر گراں گزرے تو حرام۔

فتاوی رضویہ اعلحضرت علیہ الرحمہ نے اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:"فرض ہوئی اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا، نہ اس پر سجدہ سہو تھا بلکہ اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں صرف خلاف اولیٰ ہے، بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔ فقیر کے نزدیک ظاہراً یہ استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے امام کے لئے ضرور مکروہ ہے بلکہ مقتدیوں پر گراں گذرے تو حرام۔ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ نمبر 192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

١٦ اکتوبر ٢٠٢٤ء بمطابق ١٢ ربیع الآخر ١٤٤٦ ھ

دوران نماز حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے دوران جب میں "رب اجعلنی" پر پہنچا تو مجھے حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا جس کو میں نگل گیا پھر تھوڑی دیر بعد سلام پھیر کر جب تھوکا تو تھوک بھی سرخ تھا اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟ (احمد رضا، بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئ صورت میں نماز اور وضو دونوں فاسد گئے کیونکہ نماز کے دوران خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہونا اور پھر اس کو نگل جانا نماز کو فاسد کردیتا ہے اور جب تھوکا تو تھوک سرخ رنگ کا ہونے کیوجہ سے خون کا غلبہ تھا جو وضو کو فاسد کردے گا کہ وضو کے فساد کے لئے تھوک پر غلبہ خون میں رنگ کا اعتبار ہوتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے:

"دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی، ورنہ ہوجائے گی، غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔"

(بہار شریعت، مفسدات نماز کا بیان، جلد اول، صفحہ نمبر 610، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۷ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۳ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

بلا عذر قبلہ سے سینہ پھیر دینے سے نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بلا عذر سینہ قبلہ سے پھیر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر کسی نے بلا عذر اپنا سینہ قبلہ سے اتنا پھیر دیا کہ وہ سمت قبلہ سے 45 ڈگری باہر ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ اصول یہ ہے کہ بلا عذر قبلہ سے اتنا سینہ پھیرنا کہ حد کعبہ سے باہر ہوجائے تو نماز کو فاسد کردیتا ہے لیکن اگر عذر کے سبب ہو اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے پہلے واپس قبلہ کی طرف کرلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی ورنہ ہوجائے گی۔

نوٹ، جہتِ قبلہ، عین کعبہ سے 45ڈگری دائیں اور 45ڈگری بائیں طرف ہونے کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ ایک دائرہ میں 360ڈگری ہوتی ہیں اور سمتیں کل چار ہیں ،360ڈگری کو 4پر تقسیم کرنے سے 90حاصل ہوگا، لہذا ایک سمت 90ڈگری پر مشتمل ہوئی۔تو قبلہ جس طرف ہوگا وہ سمت 90 ڈگری پر مشتمل ہے، عین کعبہ سے دائیں طرف 45درجے تک اور اسی طرح کعبہ کی بائیں طرف بھی 45درجے تک سمت قبلہ کہلائے گی۔

رد المحتار میں ہے:

’’أَنَّهُ إذَا حَوَّلَ صَدْرَهُ فَسَدَتْ، وَإِنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ إذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ كَمَا عَلَيْهِ عَامَّةُ الْكُتُبِ وَأَطْلَقَهُ فَشَمِلَ مَا لَوْ قَلَّ أَوْ كَثُرَ، وَهَذَا بِاخْتِيَارِهِ، وَإِلاَّ فَإِنْ لَبِثَ مِقْدَارُ رُكْنٍ فَسَدَتْ وَإِلاَّ فَلاَ‘‘ یعنی،جب کوئی شخص اپنا سینہ (قبلہ سے) موڑلے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، چاہے وہ مسجد میں ہی کیوں نہ ہو، اگر بغیر کسی عذر کے ایسا کیا ہو، جیسا کہ اکثر کتب میں یہی حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ بات مطلق ہے، چاہے وہ حرکت کم ہو یا زیادہ، اور یہ اس کے اختیار(یعنی جان بوجھ کر) ہو۔ لیکن اگر(بلا اختیار ہوا اور) وہ اتنی دیر تک ٹھہرا جتنا کہ ایک رکن (تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار) کا وقت ہوتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ (رد المحتار،کتاب الصلوۃ،جلداول،صفحہ نمبر 627،التراث)

فتاوی رضویہ میں اعلحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:’’ہر جہت کا حکم اُس کے دونوں پہلوؤں میں 45، 45درجے تک رہتا ہے، جس طرح نماز میں استقبالِ قبلہ۔‘‘
(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ608، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۱ اکتوبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۷ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

لڑکوں کا بالوں میں پونی ٹیل باندھ کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج کل لڑکوں کا بالوں میں پونی ٹیل باندھنے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے یہ باندھنا کیسا اور اسے باندھ کر نماز پڑھنا کیسا؟ (قاسم، ڈڈلی، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مرد کا بالوں میں پونی ٹیل (pony tails) باندھنا ناجائز وحرام ہے کیونکہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے اور حدیث پاک میں عورتوں سے مشابہت کرنے والے پر لعنت کی گئ ہے اور اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

بخاری شریف میں ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال" ترجمہ: اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، والمتشبھات بالرجال، ج2، ص874، مطبوعہ کراچی)

فتاوی رضویہ میں اعلحضرت فرماتے ہیں: "جوڑا باندھنے کی کراہت مرد کے لیے ضرور ہے" حدیث میں صاف نہی الرجل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ نمبر 298، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہوگئی۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 625، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۴ اگست ۲۰۲۴ بمطابق ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۴۶

حطیم میں نماز پڑھتے وقت منہ کس طرف ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا حطیم ،کعبہ میں شامل ہے؟ اگر کوئی بندہ حطیم میں نماز پڑھے تو جس طرح کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا کسی بھی طرف منہ کرے تو نماز ہوجاتی ہے کیا اسی طرح حطیم میں بھی وہ منہ کسی طرف کرسکتا ہے؟چاہے کعبہ کی دیواروں کو پیٹھ ہی ہو ؟ (محمد عرفان،یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

حطیم کعبہ کے اندر شامل ہے لیکن حطیم میں نماز پڑھنے کی صورت میں منہ کعبہ کی طرف کرنا ضروری ہے کیونکہ حطیم کا حصہ کعبہ ہونا خبر واحد سے ثابت ہے اور فرضیت استقبال قبلہ قرآنی آیت سے ثابت ہے اس (حطیم کی طرف استقبال)کی فرضیت خبر واحد سے ثابت نہیں کرسکتے لہذا اگر کسی نے حطیم میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کا منہ کعبہ کی طرف نہیں تو نماز نہیں ہوگی۔

بخاری شریف میں ہے:عن عائشة قالت: «سألت النبي ﷺ عن الجدر، أمن البيت هو؟ قال: نعم. قلت: فما لهم لم يدخلوه في البيت؟ قال: إن قومك قصرت بهم النفقة. قلت: فما شأن بابه مرتفعا؟ قال: فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاؤوا ويمنعوا من شاؤوا، ولولا أن قومك حديث عهدهم بالجاهلية، فأخاف أن تنكر قلوبهم، أن أدخل الجدر في البيت، وأن ألصق بابه بالأرض»یعنی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدر (حجرے) کے بارے میں سوال کیا، کیا یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: پھر ان کو کعبہ میں کیوں نہیں داخل کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ آپ کی قوم کے پاس مالی کمی تھی۔ میں نے کہا: پھر اس کے دروازے کا اونچا ہونے کا کیا مقصد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ آپ کی قوم نے اس لیے کیا کہ وہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روکے رکھیں، اور اگر آپ کی قوم کا دل ابھی جاہلیت سے نجات نہیں پا سکا ہوتا تو مجھے خوف تھا کہ اگر میں جدر کو گھر میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کے ساتھ چسپاں کر دیتا تو ان کے دلوں میں انکار آتا۔ (بخاری شریف، کتاب الحج، جلد دوم، صفحہ نمبر 146، التراث)

النہایہ شرح ھدایہ میں ہے:لو استقبل الحطيم في الصلاة لا تجوز صلاته، ولو كان الحطيم من البيت لجازت؛ لأنا نقول: إن الحطيم من البيت إنما ثبت بخبر الواحد ، وفرضية استقبال الكعبة ،ثبت بالنص، فلا يتأدى بما ثبت بخبر الواحد،یعنی، اگر کوئی شخص حطیم کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز جائز نہیں ہوگی، اور اگر حطیم بیت اللہ کا حصہ ہوتا تو یہ نماز جائز ہوتی؛ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حطیم کا بیت اللہ کا حصہ ہونا خبر واحد سے ثابت ہے، جب کہ کعبہ کی طرف منہ کرنا فرضیت کے حکم کے طور پر نص سے ثابت ہے، لہذا یہ (کعبہ کی طرف منہ کرنا) خبر واحد سے ثابت حکم سے پورا نہیں ہوگا۔

(النہایہ شرح ھدایہ، کتاب الحج، جلد۶، صفحہ نمبر۶۳، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۲۹ اگست ۲۰۲۴ء بمطابق ۲۶ ربیع الآخر ۱۴۴۶

ماں باپ کے بلانے پر فرض نماز توڑنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا ماں باپ کے بلانے پر فرض نماز کو توڑنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

جب تک والدین کسی بڑی مصیبت میں مبتلا نہ ہوں، محض ان کے بلانے پر فرض نماز کو توڑنا جائز نہیں، اور نفل نماز کو اس وقت توڑ سکتا ہے جب والدین کو نفل نماز کا پتہ نہ ہو اور وہ آواز دیں تو ان کو جواب دے سکتا ہے اور بعد میں نفل نماز کی قضا لازم ہے، ہاں اگر ان کو پتہ ہو کہ نماز میں ہے تو اب جواب نہ دینے میں حرج نہیں۔

ردالمحتار میں ہے: لا قطعها بنداء أحد أبويه من غير إلا في النفل، فإن علم أنه يصلي لا بأس أن لا يجيبه، وإن لم يعلم أجابهوقال الطحاوي: هذا في الفرض، وإن كان في نافلة إن علم أحد أبويه أنه في الصلاة وناداه لا بأس أن لا يجيبه، وإن لم يعلم يجيبه. یعنی: اگر کوئی شخص فرض نماز میں ہو اور اس کو اس کے والدین میں سے کوئی آواز دے تو نماز نہیں توڑے گا، سوائے نفل نماز کے۔ پس اگر والدین کو معلوم ہو کہ وہ نماز میں ہے تو اس کے جواب نہ دینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر والدین کو علم نہ ہو تو جواب دے گا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم فرض نماز کے لیے ہے، اور اگر نفل نماز میں ہو اور والدین میں سے کسی کو علم ہو کہ وہ نماز میں ہے اور پھر اسے آواز دیں تو اس کے جواب نہ دینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر علم نہ ہو تو جواب دے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ٦٥٥، التراث)

بہار شریعت میں ہے: "ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا، جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے، تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پکارا، تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ638، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۴ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲ جمادی الاولی ۱۴۴۶

مقتدی کی باقی رکعتوں میں غلطی کی صورت میں سجدہ سہو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایسا مقتدی جس کی بعض رکعتیں جماعت سے فوت ہوگئیں تھیں اور اس نے امام کے سہو ہوجانے پر اس کے ساتھ سجدہ سہو بھی کیا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ رکعتیں ادا کرے گا تو ان میں اگر کوئی ایسی غلطی کی جس سے سجدہ سہو لازم ہوجاتا ہو تو کیا اس کو دوبارہ سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا جماعت کے ساتھ کیا گیا سجدہ سہو کافی ہوگا؟ (احمد رضا، بریڈفورڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مسبوق (وہ مقتدی جس کی بعض رکعتیں جماعت سے فوت ہوگئیں ہوں) جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں ادا کرے گا اگر ان رکعتوں میں ایسی غلطی کی جس سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہو تو اس کو سجدہ سہو کرنا پڑے گا کیونکہ ان رکعتوں میں مقتدی منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے اگرچہ اس نے امام کے سہو ہوجانے پر امام کے ساتھ بھی سجدہ سہو کیا ہو۔

تحفۃ الفقہاء میں ہے:

”اذا سجد معه،ثم قام الى قضاء ما سبق به وسها فيه، فعليه ان يسجد ثانيا وان كانت تكرارا، لانه فيما يقضى كالمنفرد، فيكون صلاتين حكما “ ترجمہ: جب مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا، پھر اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور اس میں بھی بھول گیا، تو اس پر دوسری مرتبہ سجدہ سہو لازم ہے، اگرچہ یہ سجدہ سہو کا تکرار ہے، کیونکہ مسبوق جو فوت شدہ رکعتیں ادا کر رہا ہے، اس میں وہ تنہا نماز ادا کرنے والے کی طرح ہے، لہذا حکمی طور پر یہ دو نمازیں ہوں گی۔

(تحفۃ الفقہاء، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ نمبر216، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۴ نومبر ۲۰۲۴ بمطابق ۲ جمادی الاولی ۱۴۴۶

نماز کا وقت گزر جانے کے بعد فرض وقت کی نیت سے نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد فرض وقت کی نیت کی تو کیا نماز درست ہوجائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر کسی شخص نے نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد فرض وقت کی نیت کی تو نماز درست ہوجائے گی کیونکہ قضا نماز ادا کی نیت سے اور ادا نماز قضا کی نیت سے بھی ادا ہوجاتی ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

”لو نوی الاداء علی ظن بقاء الوقت فتبین خروجه أجزأه وکذا عکسه “ یعنی، اگر نمازی نے یہ گمانکرتے ہوئے کہ نماز کا وقت ابھی باقی ہے وقتی نماز کی نیت باندھی پھر نماز کے وقت کا نکل جانا اس پر ظاہر ہوا تو اس کی وہ نماز ادا ہوجائے گی، یہی اس کے عکس کا حکم ہے۔

(رد المحتار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 422، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

”قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی۔“

(بہارِ شریعت، ج 01، ص 495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۴ نومبر ۲۰۲۴ بمطابق ۱۲ جمادی الاولی ۱۴۴۶

چلتی کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص کشتی میں سفر کررہا ہو تو کیا اس کے لئے بیٹھ کے نماز پڑھنا جائز ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

چلتی کشتی میں سفر کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے ہاں اگر ہوا کہ تیز جھونکے لگتے ہوں جس سے غالب گمان ہو کہ کھڑے ہوکر پڑھنے کی صورت میں چکر آہیں گے تو اب بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں نیز کشتی میں نمازی کا قبلہ رو ہونا بھی لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کا منہ کرلے۔

محیط البرہانی میں ہے: وأجمعوا أن السفينة إذا كانت مربوطة بالشط أنه لا يجوز فيها الصلاة قاعدا، وأجمعوا أنه إذا كان بحيث لو قام يدور رأسه تجوز الصلاة فيها قاعدا" یعنی، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کشتی کنارے سے بندھی ہوئی ہو تو اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کشتی ایسی حالت میں ہو کہ کھڑے ہونے پر سر چکرانے لگے تو اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (المحیط البرہانی، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 59، التراث)

بہار شریعت میں ہے: "چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکّر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو مونھ کرلے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو مونھ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 723، مکتبۃ المدینہ)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

18 نومبر ۲۰۲۴ بمطابق 16 جمادی الاولی ۱۴۴۶

جہاز میں سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض دفعہ جب ہم جہاز پر سفر کرتے ہیں عملہ سے نماز کا پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں اپنی سیٹ پر ہی بیٹھ کر پڑھ لیں تو کیا ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ہو جائے گی؟ (منیر، ڈربی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اڑتے ہوئے جہاز میں نماز پڑھنے کا مسئلہ چلتی کشتی میں نماز پڑھنے کی طرح ہے کہ جس طرح چلتی کشتی میں نماز کھڑے ہو کر پڑھنا لازمی ہے یہی حکم جہاز میں نماز پڑھنے کا ہوگا، ہاں اگر جہاز کا عملہ نماز نہیں پڑھنے دیتا یا جہاز رن وے پر ہے یا ٹیک آف یا لینڈنگ ہو رہی ہے تو ایسی صورت میں وقت نکلنے جانے کے خوف سے سیٹ پر ہی نماز پڑھ لے لیکن عذر من العباد ہونے کیوجہ سے اس نماز کا اعادہ بھی لازم ہے۔

نوٹ، میرا مشورہ یہ ہے کہ جہاز کے عملے سے نماز کا نہ پوچھا جائے بلکہ کہیں کونے میں جگہ دیکھ کر نماز شروع کر دیا کریں تو عملہ نہیں روکے گا کیونکہ ان کی ٹریننگ ہی ایسی ہوتی ہے کہ یہ زبردستی نہیں روک سکتے۔

محیط البرہانی میں ہے:وأجمعوا أن السفينة إذا كانت مربوطة بالشط أنه لا يجوز فيها الصلاة قاعدا، وأجمعوا أنه إذا كان بحيث لو قام يدور رأسه تجوز الصلاة فيها قاعدا.یعنی، اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کشتی کنارے سے بندھی ہوئی ہو تو اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کشتی ایسی حالت میں ہو کہ کھڑے ہونے پر سر چکرانے لگے تو اس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

(المحیط البرہانی، کتاب الصلوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر ۵۹، التراث)

البحر الرائق میں ہے:"أن العذر إن كان من قبل الله تعالى لا تجب الإعادة وإن كان من قبل العبد وجبت الإعادة "یعنی، اگر عذر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش آئے تو نماز کا اعادہ واجب نہیں اور اگر عذر بندے کی طرف سے ہو تو اعادہ واجب ہے(البحر الرائق، باب التیمم، جلد اول، صفحہ نمبر 149، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

18 نومبر ۲۰۲۴ بمطابق 16 جمادی الاولی ۱۴۴۶

مکروہ وقت میں قضا نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مکروہ وقت میں قضا نماز پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

قضا نماز تین مکروہ اوقات میں پڑھنا جائز نہیں کیونکہ قضا نماز کو کامل وقت کے اندر ادا کرنا لازم ہے لہذا اگر کسی نے مکروہ وقت میں قضا نماز پڑھی تو وہ ہوگی ہی نہیں۔

بدائع والصنائع میں ہے:

وأما شرائط جواز القضاء فجميع ما ذكرنا أنه شرط جواز الأداء فهو شرط جواز القضاء إلا الوقت فإنه ليس للقضاء وقت معين بل جميع الأوقات وقت له إلا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب فإنه لا يجوز القضاء في هذه الأوقات لما مر أن من شأن القضاء أن يكون مثل الفائت والصلاة في هذه الأوقات تقع ناقصة والواجب في ذمته كامل فلا ينوب الناقص عنه،

یعنی، قضا نماز کے جواز کی شرائط وہی ہیں جو ہم نے نماز کی ادائیگی کے جواز کے لیے ذکر کی ہیں، سوائے وقت کے، کیونکہ قضا کے لیے کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں ہے، بلکہ تمام اوقات قضا کے لیے جائز ہیں، سوائے تین وقتوں کے: طلوعِ شمس کا وقت، زوال کا وقت، اور غروبِ شمس کا وقت۔ ان اوقات میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ قضا کا مطلب یہ ہے کہ فوت شدہ نماز کی مانند نماز ادا کی جائے، اور ان اوقات میں نماز ناقص شمار ہوتی ہے، جبکہ ذمہ میں جو واجب ہے وہ کامل ہے۔ اس لیے ناقص نماز، کامل نماز کا بدل نہیں ہو سکتی۔

(البدائع والصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 246، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

18 نومبر ۲۰۲۴ بمطابق 16 جمادی الاولی ۱۴۴۶

مکروہ وقت میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز جنازہ سورج غروب ہونے کے وقت نماز مغرب سے پہلے پڑھنا کیسا؟ (دانیال، آکسفورڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

سورج غروب ہونے کے وقت نماز جنازہ پڑھنا اس وقت مکروہ تحریمی ہے اگر جنازہ پہلے سے ہی تیار ہے لیکن پڑھا مکروہ وقت میں گیا لیکن اگر جنازہ لایا ہی مکروہ وقت میں گیا تو اب نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا لیکن جنازہ اگر اوقات مکروہ میں پڑھ لی گئی تو اس کی قضاء نہیں بلکہ ادا ہی ہوگی۔

البدائع والصنائع میں ہے:

"وأما بيان ما يكره فيها فنقول: تكره الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وغروبها، ونصف النهار فإن صلوا في أحد هذه الأوقات لم يكن عليهم إعادتها؛ لأن صلاة الجنازة لا يتعين لأدائها وقت ففي أي وقت صليت وقعت أداء لا قضاء" یعنی، جہاں تک جنازہ کی نماز میں مکروہ اوقات کا بیان ہے تو ہم کہتے ہیں: جنازہ کی نماز طلوعِ آفتاب کے وقت، غروب آفتاب اور نصف النہار میں مکروہ ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کسی وقت میں نماز ادا کی جائے تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ جنازہ کی نماز کے لیے کوئی مقرر وقت نہیں ہوتا، اور جس وقت بھی ادا کی جائے، وہ قضا نہیں بلکہ ادا ہی شمار ہوگی۔ (البدائع والصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 317، التراث)

مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1422ھ / 2001ء) لکھتے ہیں:

"اگر مکروہ وقت مثلاً: آفتاب غروب ہونے سے دس منٹ پیشتر جنازہ لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں، کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی، یہاں تک کہ وقتِ کراہت آ گیا۔" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد1، صفحہ443، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

18 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 16 جمادی الاولی ۱۴۴۶

حالت اقامت میں موزہ پر مسح کرنے کے بعد مسافر ہو جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں یوکے سے کراچی سفر کے لئے جا رہا ہوں تو حالت اقامت میں موزے پر مسح کیا اور اس کے بعد مسافر ہو گیا تو اب کون سی مدت پوری کرنی ہوگی؟ (توقیر، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مقیم شخص نے طہارت حاصل کر کے موزے پہن لیے اور مدتِ مسح کے دوران شرعی مسافر ہو گیا، تو اس کے حق میں مدتِ مسح مسافر والی ہو جائے گی، یعنی اب وہ شخص ابتدائے حدث سے لے کر تین دن، تین راتوں تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی شرعی مسافر شخص مقیم ہو گیا، تو اب اس کے حق میں مدتِ مسح مقیم والی ہو جائے گی، لہٰذا اگر مقیم والی مدت (ایک دن ایک رات) پوری ہو چکی ہے، تو مقیم ہوتے ہی اس کا مسح جاتا رہا، اب نماز وغیرہ ادا کرنے کے لیے موزے اتار کر پاؤں دھونے ہوں گے، البتہ اگر ایک دن رات (ابتدائے حدث سے لے کر اب تک چوبیس گھنٹے) نہیں گزرے تھے، تو اس میں جتنا وقت باقی ہے، موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے:

''مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا، تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی، تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے، مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے، تو جتنا باقی ہے، پورا کر لے۔'' (بہار شریعت، حصہ 2، صفحہ 365، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

19نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 17جمادی الاولی ۱۴۴۶

نمازی کے سامنے سے بلی یا بچہ کا گزر جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنے کے دوران اگر سامنے سے بلی یا نا سمجھ بچہ گزر جائے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ (لائبہ، بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر بلی یا بچہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی نماز اور نہ ہی بچہ گنہگار ہوگا البتہ اگر کوئی بڑا بالغ شخص (چاہے مرد ہویا عورت) نمازی کے آگے سے بغیر سترہ کے گزرے تو وہ گنہگار ہونگے۔

مشکوۃ شریف میں ہے: عن أبي جهيم قال: قال رسول الله ﷺ: «لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه» . قال أبو النضر: لا أدري قال: «أربعين يوما أو شهرا أو سنة»، یعنی، حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی کیا سزا ہے، تو وہ چالیس (دن، مہینے یا سال) کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے گا بجائے اس کے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔ (راوی ابو نضر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن فرمایا یا مہینے یا سال)۔

(مشکوۃ المصابیح، باب السترۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 242، التراث)

در مختار میں ہے: ولا يفسدها (**مرور مار في الصحراء** أو في مسجد كبير بموضع سجوده) في الاصح (أو) مروره (بين يديه) إلى حائط القبلة (في) بيت و(مسجد) صغير، فإنه كبقعة واحدة (مطلقا) ولو امرأة أو كلبا (أو) مروره (أسفل من الدكان أمام المصلي لو كان يصلي عليها) أي الدكان (بشرط محاذاة بعض أعضاء المار بعض أعضائه، وكذا سطح وسرير وكل مرتفع) دون قامة المار، وقيل دون السترة كما في غررالاذكار (وإن أثم المار)، یعنی، صحیح قول کے مطابق، کسی کا صحرا میں یا بڑے مسجد میں نمازی کی سجدے کی جگہ کے سامنے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ اگر چھوٹے گھر یا چھوٹی مسجد میں نمازی کے سامنے سے کوئی شخص قبلہ کی دیوار کی طرف گزرے، تو وہ ایک ہی جگہ کے حکم میں ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، چاہے گزرنے والا عورت ہو یا کتا، یا اگر کوئی نمازی کے سامنے سے دکان (بلندی) کے نیچے سے گزرے جبکہ نمازی دکان پر نماز پڑھ رہا ہو، تو یہ بھی اسی حکم میں ہے۔ یہ شرط ہے کہ گزرنے والے کے بعض اعضاء نمازی کے بعض اعضاء کے برابر ہوں، اور یہی حکم سطح، پلنگ، یا کسی بھی بلند جگہ کا ہے، بشرطیکہ وہ گزرنے والے کے قد سے کم ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بلندی سترہ (نمازی کے آگے رکھی گئی رکاوٹ) سے کم ہونی چاہیے، جیسا کہ "غرر الأذكار" میں مذکور ہے، اگرچہ گزرنے والا گناہگار ہوگا۔

(در مختار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۸۷، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

19 نومبر ۲۰۲۴ بمطابق 17 جمادی الاولی ۱۴۴۶

تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ تھکاوٹ کیوجہ سے آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا کیسا؟ (حسنین، بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں مگر بچنا بہتر ہے لہذا آنکھیں بند کرنا اگر تھکاوٹ کے سبب ہو تو مکروہ لیکن اگر تھکاوٹ کے سبب آنکھیں بند کرکے خشوع وخضوع آرہا ہو تو جائز ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے: "ويكره أن يغمض عينيه في الصلاة؛ لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تغميض العين في الصلاة؛ ولأن السنة أن يرمي ببصره إلى موضع سجوده وفي التغميض ترك هذه السنة؛ ولأن كل عضو وطرف ذو حظ من هذه العبادة فكذا العين "ترجمہ: نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں آنکھیں بند کرنے سے منع فرمایا ہے اور کیونکہ سنت یہ ہے کہ بندے کی آنکھیں موضع سجود کی طرف ہوں اور آنکھیں بند کرنے سے اس سنت کا ترک لازم آئے گا اور اس لیے کہ ہر عضو اور طرف کے لیے اس عبادت میں سے حصہ ہوتا ہے پس آنکھ بھی ایسے ہی ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد 02، صفحہ 81، دار الحدیث، القاھرۃ)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"(وتغميض عينيه) للنهي إلا لكمال الخشوع " ترجمہ: اپنی آنکھوں کو بند رکھنا (مکروہ ہے) کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ جب کمال خشوع حاصل ہوتا ہو۔

(تنویر الابصار، کتاب الصلوۃ، صفحہ نمبر 88، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

19 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 17 جمادی الاولی ۱۴۴۶

وتر کی تیسری رکعت میں قرأت نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ میں نے سمجھا صرف پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا فرض ہے اس لئے کافی عرصے سے میں وتر کی تیسری رکعت میں قرات نہیں کر رہا تو میری نماز کا کیا حکم ہوگا۔ (حسنین، یوکے)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

آپ کی اتنے عرصہ کی وتر نماز نہ ہوئی دوبارہ پڑھنا لازم ہے کیونکہ وتر کی تیسری رکعت میں بھی مطلقاً قراءت کرنا فرض ہے جبکہ مکمل سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا، نیز دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے

فتاوی عالمگیری میں ہے: محل القراءة ففي الفرائض الركعتان حتى لو لم يقرأ في واحدة منه أو قرأ في واحدة فقط فسدت صلاته. كذا في الشمني شرح النقاية وفي الوتر والنفل الركعات كلها، یعنی، محلِ قراءت کے بارے میں فرض نمازوں کی دو رکعتیں (یعنی جہاں قراءت کی جاتی ہے) محل ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی ایک رکعت میں قراءت نہ کی یا صرف ایک رکعت میں قراءت کی، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ شمنی شرح النقایہ میں بھی ذکر ہے۔ وتر اور نفل نمازوں میں تمام رکعتیں محلِ قراءت ہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۶۹، التراث)

رد المحتار میں ہے: قراءة فاتحة الكتاب)، وضم) أقصر (سورة) كالكوثر أو ما قام مقامها، هو ثلاث آيات قصار، یعنی، (نماز کے واجبات میں سے ہے)سورۃ الفاتحہ کی قراءت، اور مختصر ترین سورہ (جیسے سورۃ الکوثر) یا اس کے قائم مقام (تین مختصر آیات) کو پڑھنا لازم ہے۔

(رد المحتار، واجبات الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 458، التراث)

البحر الرائق میں ہے: قراءة القنوت في الوتر واجبة، یعنی وتر میں قنوت پڑھنا واجب ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 318، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

19 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 17 جمادی الاولی ۱۴۴۶

مجبوری کیوجہ سے ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں پڑھنا کیسا

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل نومبر کے مہینے میں یوکے میں نمازوں کا ٹائم بہت قریب قریب ہوتا تو جب ہم کام پر ہوتے ہیں تو تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ نماز کے لئے چھٹی لینا مشکل ہوتا ہے تو کیا ہم ظہر اور عصر ایک ہی وقت میں پڑھ سکتے ہیں۔ (حامد، برمنگھم)

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

نماز کی شرائط میں سے ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کیا جائے ،دو نمازوں کو ایک وقت میں ملا کر پڑھنا جائز نہیں لہذا جس نماز کا وقت نہیں ہوگا ، اس کو دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے سے وہ باطل ہوجائے گی، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ ظہر کو اس کے آخری وقت میں ادا کریں کہ جیسے ہی ظہر ختم ہو عصر شروع ہوجائے تو یوں عصر کو اول وقت میں پڑھ لیں گے تو اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کہلائیں گی۔

ترمذی شریف میں ہے:عن ابن عباس، عن النبي ﷺ، قال: من جمع بين الصلاتين من غير عذر فقد أتى بابا من أبواب الكبائر.ترجمہ،:جس آدمی نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو (ایک ہی وقت میں) جمع کیا(پڑھا) وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ چکا۔ (ترمذی شریف، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين،جلد اول، صفحہ نمبر 231، التراث)

فتاوی شامی میں ہے:" (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر ومطر، وما رواه محمول على الجمع فعلاً لا وقتاً (فإن جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته (وحرم لو عكس) أي أخره عنه (وإن صح) بطريق القضاء (إلا لحاج بعرفة ومزدلفة).ترجمہ،""اور فرض نمازوں کو کسی عذر (سفر یا بارش) کی بنا پر ایک وقت میں جمع کرنا جائز نہیں ہے، اور جو روایات اس کے برعکس ہیں، انہیں عمل میں جمع کرنے پر محمول کیا جائے گا نہ کہ وقت میں۔ (اگر نماز جمع کی جائے) تو اگر فرض کو اس کے وقت سے پہلے پڑھا جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر اسے بعد میں پڑھا جائے تو وہ حرام ہوگا، اور اگر (نمازوں کو جمع کرنا) قضا کیوجہ سے ہو تو یہ صحیح ہوگا، سوائے عرفات اور مزدلفہ میں حاجی کے لیے۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 55، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

21 نومبر ۲۰۲۴ ء بمطابق 19 جمادی الاولی ۱۴۴۶

دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ کرنا یاد نہ رہا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا تو کیا اب سجدہ سہو کرسکتے ہیں۔ (محمد بلال، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

سجدہ سہولازم ہونے کی صورت میں سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا،جبکہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کی بناء کے منافی کوئی فعل نہ کیا ہو،ہاں اگر بناء کے منافی کوئی فعل پایا جائے مثلاً: سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کرنا ، قہقہہ لگانا یا جان بوجھ کر حدث طاری کرنا وغیرہ کوئی فعل کرلیا ہو، تو پھر سجدہ سہو نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر نماز کے منافی کوئی کام کرنے سے پہلے یاد آگیا تو اس صورت میں یاد آتے ہی سجدہ سہو کریں اور آخر میں قعدہ کرکے سلام پھیردیں ، نماز درست ہوجائے گی ۔

ردالمحتار میں ہے:”ان السجود لایسقط بالسلام ولو عمدا، الااذافعل فعلا یمنعہ من البناء بان تکلم اوقھقھۃ او احدث عمدااوخرج من المسجداوصرف وجھہ عن القبلۃ وھوذاکرلہ، لانہ فات محلہ وھو تحریمۃ الصلاۃ“ترجمہ، سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، اگرچہ جان بوجھ کر سلام پھیرا ہو، ہاں جب سلام کے بعد ایسا کوئی فعل کیا جو نماز کی بنا کے منافی ہو مثلا بات چیت کرلی ہو، یا قہقہہ لگایا ہو یا جان بوجھ کر حدث طاری کیا ہو یا مسجد سے نکل گیا ہو یا سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ کو پھیر لیا ہو تو پھر سجدہ سہو نہیں کرسکتا، کیونکہ ان صورتوں میں سجدہ سہو کا محل فوت ہوگیا۔ (ردالمحتار، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ674، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

21نومبر ۲۰۲۴ بمطابق 19 جمادی الاولی ۱۴۴۶

ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قیام کی حالت میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

بلا عذر قیام کی حالت میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی نماز واجب الاعادہ ہوگی اور اگر عذر ہو تو یہ مکروہ بھی نہیں ہوگا۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

"ویکرہ القیام علی أحد القدمین فی الصلاۃ من غیر عذر وتجوز الصلاۃ وللعذر لا تکرہ "ترجمہ، اور بغیر عذر کے نماز میں ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے، لیکن نماز پھر بھی درست ہو جاتی ہے۔ اور اگر عذر ہو تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ (الجوہر النیرہ، باب صفۃ الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 50، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

ایک پاؤں پر کھڑے ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کیوجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں (بہار شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر 510، مکتبۃ المدینہ، کراچی)۔

رد المحتار میں ہے:

"کل صلاۃ أدیت مع کراھۃ التحریم تجب إعادتھا" یعنی، ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئ اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔
(رد المحتار، باب صفۃ الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 457، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 23 جمادی الاولی ۱۴۴۶

قضائے حاجت کی شدت میں نماز کو جاری رکھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے دوران اگر پیٹ میں گیس یا پیشاب وپاخانہ وغیرہ کی شدت ہو تو نماز کو جاری رکھ سکتے ہیں؟(فیضان رضا، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز کے دوران اگر گیس یا پیشاب وپاخانہ کی شدت ہو تو ایسی حالت میں نماز کو توڑ کر وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر وقت میں اتنی تنگی ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں وقت نکل جائے گا تو ایسی صورت میں نماز جاری رکھیں لیکن بعد میں اعادہ کرنا لازم ہوگا کیونکہ نماز کو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کرنا اسے قضا کرنے سے بہتر ہے اور ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی سے ادا کی گئ اس کا اعادہ لازم ہوتا ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے:ويكره أن يدخل في الصلاة وهو يدافع الأخبثين وإن شغله قطعها، وكذا الريح وإن مضى عليها أجزأه وقد أساء وقوله عليه السلام «لا صلاة بحضرة طعام ولا صلاة وهو يدافع الأخبثين» محمول على الكراهة ونفي الفضيلة حتى لو ضاق الوقت بحيث لو اشتغل بالوضوء تفوته يصلي لأن الأداء مع الكراهة أولى من القضاء،ترجمہ،یہ مکروہ ہے کہ پیشاب وپاخانہ کی شدت کے وقت نماز شروع کرے اور اگر شروع کردی تھی تو توڑ دے ،یہی حکم گیس کا بھی ہے اگر اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو ہوجائے گی ، لیکن ایسا کرنا برا ہے۔(کیونکہ)آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان «کھانے کے موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور جب وہ دونوں حاجتوں کو روکتا ہو، نماز نہیں ہوتی» اس کا مطلب ہے کہ یہ مکروہ ہے اور اس کا اجر کم ہے۔ اگر وقت تنگ ہو اور وضو کرنے میں مشغول ہوا تو نماز فوت ہوجائے گی تو وہ نماز پڑھ لے، کیونکہ کراہت کے ساتھ نماز پڑھنا قضا کرنے سے بہتر ہے۔

(تبیین الحقائق،کتاب الصلوۃ،جلد اول، صفحہ نمبر 164،التراث)۔ رد المحتار میں ہے:كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها،یعنی، ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئ اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ (رد المحتار،باب صفۃ الصلوۃ،جلد اول، صفحہ نمبر 457،التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 23 جمادی الاولی ۱۴۴۶

بار بار گیس خارج ہونے کیوجہ سے وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجھے بار بار گیس خارج ہونے کا مرض ہوجاتا ہے جس سے وضو سلامت نہیں رہتا تو ایسی صورت میں کس طرح نماز پڑھ سکتا ہے؟ (یاسر عطاری، بر منگھم)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر بار بار گیس خارج ہونے کا اتنا شدید مرض ہو کہ اتنا بھی وقت نہ مل سکا کہ وضو کرکے فرض نماز ادا کی جاسکے تو ایسی صورت میں آپ شرعی معذور ہوں گے اور اب نماز کے وقت میں وضو کرکے اس وقت کے اندر فرض اور جتنے نوافل چاہیں ادا کرسکتے ہیں اور فرض نماز کا وقت جاتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا لیکن اگر آپ کو اتنا وقت مل جاتا ہے کہ وضو کرکے فرض ادا ہوسکیں تو پھر شرعی معذور نہیں کہلائیں گے۔

درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے:

وإنما يصير صاحب عذر إذا لم يجد في وقت صلاة زمانا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث،وهو) أي صاحب العذر (يتوضأ لوقت كل فرض ويصلي به) أي بذلك الوضوء (فيه) أي في ذلك الوقت (ما شاء) من فرض ونفل،(وينقضه) أي وضوء المعذور (خروج الوقت لا دخوله،ترجمہ، بندہ صاحب عذر تب ہوتا ہے جب اسے نماز کے وقت میں وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا ایسا وقت نہ ملے جو کہ حدث سے پاک ہو۔ اور صاحب عذر ہر فرض نماز کے وقت میں وضو کرے گا اور اسی وضو کے ساتھ اس وقت میں جتنی چاہے فرض یا نفل نمازیں پڑھے گا۔ اور صاحب عذر کا وضو وقت کے ختم ہونے سے ٹوٹے گا، نہ کہ وقت کے داخل ہونے سے۔ (درر الحکام، کتاب الطھارۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 44، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

25 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 23 جمادی الاولی ۱۴۴۶

کیا مسافر پر جماعت واجب ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا مسافر پر جماعت واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مسافر پر جماعت کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض وجوب کے قائل ہیں اور بعض عدم وجوب کے ،لیکن اعلحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن نے ان اقوال میں تطبیق یوں بیان کی ہے کہ مسافر اگر حالت قرار میں ہے تو جماعت ہے اور اگر حالت فرار میں ہے تو واجب نہیں۔ البتہ اگر حالت قرار میں مسافر نے جماعت چھوڑ دی تو اس پر فسق کا حکم بہ نسبت مقیم کے ہلکا لگے گا۔

جدالممتار میں ہے:فلیس بعذر کما فی القنیہ ،اقول ،لکن فی "عمدۃ القاری" باب فضل الجماعۃ آخر،(ان الجماعۃ لا تتاکّد فی حق المسافرلوجود المشقۃ)وان حمل ھذا علی الفرار وذلك علی القرار حصل توفیق ،واللہ تعالی اعلم ۔ترجمہ،رہا خود سفر(تو وہ جماعت چھوڑنے) کا عذر نہیں ہے ،میں کہتا ہوں: لیکن "عمدۃ القاری" کے باب "فضل الجماعۃ" کے آخر میں (ذکر ہے کہ جماعت مسافر کے حق میں اتنی مؤکد نہیں ہے کیونکہ اس کے لیے مشقت موجود ہوتی ہے)۔ اور اگر اس کو فرار (سفر کی حالت) پر محمول کیا جائے اور اُس (وجوب جماعت)کو قرار (اقامت کی حالت) پر، تو تطبیق حاصل ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (جد الممتار، باب الامامۃ، جلد سوم، صفحہ نمبر 276، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اخترمدنی

30نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 28جمادی الاولی ۱۴۴۶

سورہ فاتحہ کے بعد کچھ دیر خاموش رہنے سے نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد اگلی سورت کے بارے میں سوچتا رہا کہ کون سی سورت شروع کروں، پھر تھوڑی دیر کے بعد سورہ شروع کی اور آخر میں سجدہ سہو بھی کر لیا تھا کیا اس طرح میری نماز ہوگئی؟ (جواد حسین، برمنگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش رہے تو سجدہ سہو لازم ہوگیا کیونکہ واجب کی ادائیگی میں تاخیر کرنے سے سجدہ سہو لازم ہوجاتا ہے اور آپ نے سجدہ سہو کر لیا تھا لہذا نماز صحیح ہوگئی۔

درمختار میں ہے: فلا سجود في العمد، قيل إلا في أربع: ترك القعدة الاولى، وصلاته فيه على النبي، وتفكره عمدا حتى شغله عن ركن، وتأخير سجدة الركعة الاولى إلى آخر الصلاة. یعنی، جان بوجھ کر کی جانے والی غلطیوں میں سجدہ سہو نہیں ہوتا (نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے)، سوائے چار مواقع کے: پہلا قعدہ چھوڑ دینا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا، جان بوجھ کر کسی چیز میں غور و فکر کرنا حتیٰ کہ یہ کسی رکن کو ترک کرنے کے برابر ہوجائے، اور پہلی رکعت کے سجدہ کو نماز کے آخر تک مؤخر کر دینا۔ (درمختار، باب سجود السہو، صفحہ نمبر 99، التراث)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره أو تغيير واجب بأن يجهر فيما يخافت، یعنی، سجدہ سہو صرف واجب کو ترک کرنے، اس میں تاخیر کرنے، کسی رکن میں تاخیر یا اسے آگے کرنے، اسے دہرانے، یا واجب کو تبدیل کرنے کی صورت میں لازم ہوتا ہے، مثلاً جہاں آہستہ پڑھنا چاہیے وہاں بلند آواز سے پڑھنا۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 126، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

30 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 28 جمادی الاولی ۱۴۴۶

نماز جنازہ کی چوتھی تکبیر بھول کر سلام پھیر دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر امام نماز جنازہ کی چوتھی تکبیر بھول جائے اور ایک طرف سلام پھیر دے، پھر یاد آیا تو تکبیر پڑھ کر دوسرا سلام پھیر دے کیا اس طرح نماز جنازہ ہوجائے گی۔

(محمد علی رضا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر امام چوتھی تکبیر بھول گیا اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرا تو نماز جنازہ ہوجائے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

ولو سلم الإمام بعد الثالثة ناسيا كبر الرابعة ويسلم، كذا في التتارخانية، یعنی، اگر امام نے نماز جنازہ کی تیسری تکبیر کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آنے پر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرا تو نماز ہوجائے گی۔

(فتاوی عالمگیری، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، جلد اول، صفحہ نمبر 165، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

30 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 28 جمادی الاولی ۱۴۴۶

بھول کرناپاکی کی حالت میں نمازپڑھا دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجھے رات احتلام ہوا ،پتہ ہی نہیں چلا صبح نماز بھی پڑھا دی اس کے بعدپتہ چلا تو اب نماز کا کیا حکم ہوگا۔(ملک اصغر اقبال)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

ناپاکی کی حالت میں نمازپڑھنے کیوجہ سے آپ کی اور تمام مقتدیوں کی نمازنہ ہوئی لہذا اس نماز کا اعادہ لازم ہے اور جو مقتدی نماز میں شریک ہوئے تھے ان کو بھی اطلاع دینا آپ پر لازم ہے کہ وہ بھی اس نماز کو دوہرا لیں۔

درمختار میں ہے:

وإذا ظهر حدث إمامه) وكذا كل مفسد في رأي مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنه صلاة المؤتم صحة وفسادا (كما يلزم الامام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن.یعنی، "اور اگر امام کا حدث ظاہر ہو جائے" (یعنی وضو ٹوٹ جائے) "اسی طرح ہر وہ چیز جو مقتدی کے نزدیک نماز کو فاسد کرے، تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔" لہذا نماز کا اعادہ واجب ہوگا، کیونکہ امام اور مقتدی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ صحت اور فساد میں جڑی ہوئی ہے،اسی طرح امام پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو اطلاع دے اگر وہ ان کی امامت ایسے حال میں کرے کہ وہ حدث، جنابت، یا کسی شرط یا رکن سے محروم ہو۔

(درمختار، باب الامامۃ، صفحہ نمبر80، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

كتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

3دسمبر ۲۰۲۴بمطابق 30جمادی الاولی ۱۴۴٦

نماز فجر سے پہلے نماز حاجت پڑھنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز فجر سے پہلے نماز حاجت پڑھ سکتے ہیں؟ (حماد شبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

فجر کا ٹائم شروع ہوجانے کے بعد سنت فجر کے علاوہ نوافل پڑھنا مکروہ ہے لہذا نماز حاجت یا تو فجر کا ٹائم شروع ہونے سے پہلے پڑھیں یا اشراق وچاشت کے وقت یا کسی اور غیر مکروہ وقت میں پڑھی جا سکتی ہے۔

در مختار میں ہے:

وکذا) الحکم من کراھۃ نفل وواجب لغیرہ لا فرض وواجب لعینہ (بعد طلوع فجر سوی سنتہ) لشغل الوقت بہ تقدیرا، حتی لو نوی تطوعا کان سنۃ الفجر بلا تعیین.یعنی،"اسی طرح" (یہی حکم ہے) "کہ طلوع فجر کے بعد نفل اور دوسرے کی طرف سے واجب نماز مکروہ ہے، لیکن فرض اور اپنی ذات سے واجب مکروہ نہیں، سوائے سنت فجر کے۔"کیونکہ وقت اس کے ساتھ تقدیراً مشغول ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی نیت کرے کہ یہ نفل ہے تو وہ سنت فجر شمار ہوگی، چاہے اس کا تعین نہ کیا جائے۔

(در مختار، کتاب الصلاۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 54، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

3 دسمبر ۲۰۲۴ بمطابق 30 جمادی الاولی ۱۴۴۶

نماز کے بعد اوراد و وظائف کب پڑھنے چاہئے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے بعد والے اورادو وظائف فرض نماز کے بعد پڑھنے چاہئے یا سنت ونوافل کے مکمل کرکے پڑھے؟ (نظام الدین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

طویل اورادووظائف کو سنت مؤکدہ کے بعد پڑھنا افضل ہے کیونکہ فرض نماز کے بعد سنت مؤکدہ میں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے البتہ اگر سنت غیر موکدہ ہیں تو اوراد وظائف کرنے میں حرج نہیں۔

فتاوی شامی میں ہے:

ويكره تأخير السنة إلا بقدر اللهم أنت السلام إلخ. قال الحلواني: لا بأس بالفصل بالأوراد واختاره الكمال. قال الحلبي: إن أريد بالكراهة التنزيهية ارتفع الخلاف.یعنی، سنت (نماز) میں تاخیر مکروہ ہے، سوائے 'اللہم أنت السلام...' کہنے کی مقدار کے۔" امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اذکار کے ساتھ تھوڑا وقفہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور امام کمال نے اس رائے کو ترجیح دی۔ امام حلبی نے فرمایا: اگر اس مکروہ ہونے سے مراد تنزیہی کراہت ہو تو اختلاف ختم ہو جاتا ہے۔

(فتاوی شامی، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 530، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

3 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق 30 جمادی الاولی ١٤٤٦

فرض پڑھ چکنے کے بعد جماعت میں شامل ہونا کیسا

سوال : کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور اچانک بعد میں جماعت کھڑی ہوجائے تو جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں؟ (محمد منیب حسن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

فرض نماز ادا کرلینے کے بعد جماعت کھڑی ہوگئ تو ظہر اور عشاء میں تو نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہوسکتا ہے لیکن فجر، عصر اور مغرب کی جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا کیونکہ فجر ٹائم شروع ہونے اور عصر کے فرضوں کے بعد نفل نہیں پڑھ سکتے اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں تو تین نفل پڑھنا مشروع نہیں ۔

فتاوی شامی میں ہے:(أتم) منفردا (ثم اقتدى) بالإمام (متنفلا، ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) حاوي (إلا في العصر) فلا يقتدي لكراهة النفل بعده،یعنی، اگر کسی نے اکیلے نماز مکمل کرلی پھر کسی امام کے ساتھ نفل کی نیت سے اقتدا کی تو وہ (اس عمل سے) جماعت کی فضیلت حاصل کرے گا، سوائے عصر کی نماز کے، کہ اس کے بعد نفل پڑھنے کی وجہ سے اقتدا مکروہ ہے۔ (فتاوی شامی، باب ادراک الفریضۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 52، التراث)

حاشیۃ الصاوی میں ہے:وكره) النفل (بعد) طلوع (فجر) صادق (وبعد أداء فرض) عصر،یعنی، نفل نماز مکروہ ہے (فجر کے طلوع ہونے کے بعد اور عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد۔ (حاشیۃ الصاوی، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 242، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

4 نومبر ۲۰۲۴ ء بمطابق یکم جمادی الاخری ۱۴۴۶

مقتدی کا کرسی پر بیٹھ کر کھڑے امام کی اقتداء کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اس مسئلہ میں کہ مقتدی کرسی پہ بیٹھا ہو اور امام کھڑا ہو کیا اس صورت میں جماعت قائم ہوجائے گی؟ (حافظ محمد ابو الحسن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا، کھڑے ہوکر نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء کرسکتا ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ آج کل بہت سارے لوگ معمولی سی تکلیف پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں، نوافل کے علاوہ باقی نمازیں بلا عذر شرعی بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، اگر کوئی عذر شرعی ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حوالے سے شرعی رہنمائی ضرور لیں۔

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

فإنه يصح اقتداء القاعد بالقائم والمومئ بالراكع والساجد، یعنی، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا کھڑے شخص کی اقتدا کرنا صحیح ہے، اور اشارے سے رکوع یا سجدہ کرنے والا رکوع اور سجدہ کرنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے۔

(بنایہ شرح ہدایہ، باب صلاۃ المریض، جلد 2، صفحہ نمبر 644، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

4 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق یکم جمادی الاخری ۱۴۴۶

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں درود ابراہیمی کے بعد جو ہم دعا پڑھتے ہیں یہ کہاں سے ثابت ہے؟ (جواد اعوان)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

نماز میں ہر وہ دعا کی جا سکتی ہے جو قرآن کے الفاظ کے مشابہ ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو اور رب اجعلنی والی دعا، سورہ ابراہیم میں مذکور قرآنی دعائے ابراہمی کے مشابہ ہے۔

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

ودعا بما يشبه ألفاظ القرآن والأدعية المأثورة) وما يشبه ألفاظ القرآن مثل أن يقول اللهم اغفر لي ولوالدي، ومثل قوله واغفر لأبي، والمأثورة هي المروية عن رسول الله ﷺ یعنی، نماز میں قرآن کے الفاظ اور ماثور دعاؤں جیسے الفاظ سے دعا کی جائے گی) قرآن کے الفاظ جیسا کہ یہ کہنا: "أن يقول اللهم اغفر لي ولوالدي، اور اسی طرح یہ کہنا: "واغفر لأبي"۔ ماثور دعائیں وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

(عنایہ شرح ہدایہ، باب صفۃ الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر ۳۱۸، التراث)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

4 نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق یکم جمادی الاخری

قومہ وجلسہ میں کتنے واجبات ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا قومہ اور جلسہ میں دو دو واجبات ہوتے ہیں اگر دو ہیں تو کون کون سے ہیں؟

(احسن خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

نماز میں ایک تو بذات خود قومہ اور جلسہ واجب ہے اس کے علاوہ قومہ وجلسہ اور تمام ارکان میں تعدیل ارکان (یعنی نماز کے ارکان کو سکون واطمینان کیساتھ ادا کرنا) بھی واجب ہیں کہ بھول کر ان کا ترک سجدہ سہو لازم کردیتا ہے ، اس لحاظ سے ان کو دو واجبات کہا جاسکتا ہے۔

البحر الرائق میں ہے:وفي المحيط لو ترك تعديل الأركان أو القومة التي بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو.فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك؛ لأن الكلام فيهما واحد ،یعنی،المحیط ،میں ہے کہ اگر کوئی رکوع اور سجدے کے درمیان ارکان کو درست طور پر ادا کرنا یا قومہ (یعنی رکوع کے بعد کھڑے ہونا) سہواً چھوڑ دے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔اسی طرح سجدوں کے درمیان جلسہ (بیٹھنا) کا بھی یہی حکم ہوگا، کیونکہ ان دونوں امور کے بارے میں بات ایک جیسی ہے۔

(البحر الرائق،کتاب الصلوۃ،جلد اول، صفحہ نمبر ۳۱۷،التراث)

الجوہر النیرہ میں ہے:الطمأنينة في سائر الأركان واجبة،یعنی،نماز کے تمام ارکان میں اطمینان واجب ہے۔

(الجوہر النیرہ،کتاب الصلوۃ،جلد اول، صفحہ نمبر ۵۴،التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

4نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق یکم جمادی الاخری

وتر میں دعائے قنوت کی تکرار کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا نماز وتر میں دعائے قنوت کے تکرار سے سجدہ سہو لازم ہوگا؟(اویس، کینیڈا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

وتر کی تیسری رکعت میں تکرار قنوت مشروع نہیں لہذا تکرار سے بچنا بہتر ہے البتہ اگر کسی نے تکرار قنوت کی تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا کیونکہ سجدہ سہو تین وجوہات، بھول کر واجب کو چھوڑنے یا اسے تبدیل کردینے یا پھر کسی فرض کو اس کی اصل جگہ سے تبدیل کردینے کیوجہ سے لازم ہوتا ہے اور یہاں قنوت والا واجب پورا ہورہا ہے۔

البحر الرائق میں ہے:

"أن تكرار القنوت في موضعه ليس بمشروع"یعنی، قنوت کو اس کے مقررہ مقام پر بار بار دہرانا مشروع نہیں ہے۔

(البحر الرائق، باب الوتر والنوافل، جلد دوم، صفحہ نمبر۴۴، التراث)

البدائع والصنائع میں ہے:

"وأما بيان سبب الوجوب فسبب وجوبه ترك الواجب الأصلي في الصلاة، أو تغييره أو تغيير فرض منها عن محله الأصلي ساهيا؛ لأن كل ذلك يوجب نقصانا في الصلاة فيجب جبره بالسجود "یعنی، اور جہاں تک وجوبِ سجدۂ سہو کے سبب کا تعلق ہے، تو اس کا سبب نماز میں کسی اصل واجب کو چھوڑ دینا، یا اسے تبدیل کر دینا، یا کسی فرض کو اس کی اصل جگہ سے غیر ارادی طور پر تبدیل کر دینا ہے۔ کیونکہ یہ تمام امور نماز میں کمی کا باعث بنتے ہیں، اس لیے اس کمی کو سجدۂ سہو کے ذریعے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (البدائع والصنائع، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ نمبر164، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

6نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۲ جمادی الاخری ۱۴۴۶

نماز کے سجدے میں سجدہ تلاوت کی نیت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی پر پہلے سے سجدہ تلاوت لازم تھا تو کیا نماز کے اندر سجدے میں جاتے ہوئے اس سجدہ تلاوت کی نیت کرسکتا ہے؟ (اویس، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

جو سجدہ تلاوت نماز کے باہر واجب ہوا ہو نماز کے سجدے میں اس کی نیت کرنے سے ادا نہیں ہوگا بلکہ نماز کے علاوہ اس سجدہ تلاوت کو ادا کرنا لازم ہے۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

ولا يسقط ما وجب خارج الصلاة بل يسجدها بعد الصلاة؛ لأنه حين اشتغل بالصلاة تبدل المجلس،یعنی، جو سجدہ نماز سے باہر واجب ہوا ہو، وہ(نماز کے سجدے سے) ساقط نہیں ہوتا بلکہ نماز کے بعد ادا کیا جائے گا، کیونکہ نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے مجلس تبدیل ہو جاتی ہے۔

(الجوہر النیرہ، باب سجود التلاوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر82، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۷ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶

آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ تلاوت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس طرح آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا لازم ہوجاتا ہے تو کیا آیت سجدہ لکھنے سے بھی سجدہ لازم ہوگا؟ (تصدق، ڈربی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا البتہ لکھنے کے ساتھ اگر زبان سے پڑھا تو اب لازم ہوجائے گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد،ولا تجب السجدة بكتابة القرآن،یعنی، ان مواقع (آیات سجدہ) پر سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے، چاہے سننے والے نے قرآن سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ البتہ قرآن لکھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 132/33، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۷ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶

مکروہ وقت میں سجدہ تلاوت کرنا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مکروہ اوقات میں تلاوت قرآن کرتے ہوئے آیت سجدہ پڑھی تو کیا اس وقت سجدہ کر سکتے ہیں؟

(بنت لیاقت، یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مکروہ وقت میں آیت سجدہ تلاوت کی اور اسی وقت سجدہ بھی کرلیا تو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، اگر آیت سجدہ تو غیر مکروہ وقت میں پڑھی تھی اور سجدہ مکروہ وقت کیا تو یہ مکروہ تحریمی ہے، لہذا یہ سجدہ تلاوت دوبارہ کرنا ہوگا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

ولو تلاها في وقت مباح فسجدها في أوقات مكروهة لم تجز ولو تلاها في أوقات مكروهة فسجد في هذه الأوقات جاز ،یعنی، اگر کسی نے سجدہ تلاوت ایسے وقت میں کیا جو مکروہ ہے، جبکہ اس نے آیت ایسے وقت میں پڑھی تھی جو وقت مباح تھا، تو سجدہ جائز نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اس نے آیت مکروہ وقت میں پڑھی اور اسی مکروہ وقت میں سجدہ کیا تو سجدہ جائز ہوگا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 135، التراث)

بہار شریعت میں ہے:

"ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہانتک کہ اوقات کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔"

(بہار شریعت، جلد اول، نماز کے وقتوں کا بیان، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۷ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶

نماز کے اندر اور باہر آیتِ سجدہ کے تکرار پر ایک سجدہ؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تراویح پڑھاتے ہوئے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ تراویح کی نماز کھڑی ہونے سے پہلے مصلی امامت پر ہی قرآن پاک کھول کر وہ آیتیں دوہرا لیتے ہیں جو تراویح کی آنے والی رکعت میں تلاوت کرنی ہوتی ہیں اور ان آیتوں میں اگر آیت سجدہ بھی تھی اور نماز میں وہی آیت پڑھ کر سجدہ بھی کرلیا تو کیا یہ ایک سجدہ کافی ہوگا یا نماز کے بعد دوسرا بھی کرنا پڑے گا۔

(حافظ آصف، بر منگم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

اگر تو تراویح کی جماعت کھڑی ہونے سے پہلے وہی مصلی پر بیٹھے آیت سجدہ پڑی پھر فورا مجلس تبدیل کئے بغیر نماز میں مشغول ہو گئے اور وہی آیت نماز میں تلاوت کرکے سجدہ کرلیا تو یہ ایک سجدہ دونوں تلاوتوں کے لئے کافی ہوگا۔

الجوہر النیرہ میں ہے:

ومن تلا آية سجدة فلم يسجدها حتى دخل في الصلاة فتلاها وسجد أجزأته السجدة عن التلاوتين،یعنی،جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ نماز میں داخل ہو گیا، پھر نماز میں اس آیت کو دوبارہ پڑھا اور سجدہ کیا، تو یہ ایک سجدہ دونوں تلاوتوں کے لیے کافی ہو جائے گا۔

(الجوہر النیرہ، باب سجود التلاوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 82، التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۷ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶

کیا میکے میں قصر کریں گے یا پوری نمازیں پڑھیں گے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میری بیوی کا میکہ مانچسٹر میں ہے اور ہم مستقل طور پر برمنگھم میں رہتے ہیں جس کی درمیانی مسافت تقریبا 85 میل ہے تو اگر میری بیوی مانچسٹر اپنے والدین سے ملنے جاتی ہے تو وہ نماز پوری پڑھے گی یا قصر کرے گی۔ (شہزاد، برمنگھم یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ عورت جب اپنے شہر مانچسٹر سے رہائش ختم کرکے مستقل طور پر اپنے شوہر کے ساتھ برمنگھم رہائش پذیر ہوگئی ہے تو اب مانچسٹر اس کا وطن اصلی نہ رہا تو اب اگر وہ اپنے والدین کو ملنے میکے جاتی ہے اور اس کی نیت پندرہ دن سے کم رکنے کی ہے تو وہ نمازیں قصر کرے گی

بہار شریعت میں ہے:

"عورت بیاہ کر سسرال گئ اور یہیں رہنے سہنے لگی تو اب میکہ اس کا وطن اصلی نہ رہا یعنی سسرال اگر تین منزل پر ہے (یعنی تقریبا ساڑھے ستاون میل یا اس سے زیادہ فاصلے پر ہے) وہاں سے میکے آئ اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے۔

(بہار شریعت جلد اول، حصہ 4، نماز مسافر کا بیان، صفحہ نمبر 751، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۷ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۳ جمادی الاخری ۱۴۴۶

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کہاں سے ثابت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق وا لصواب

مردوں کے لئے حالت قیام میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے کیونکہ یہ احادیث کثیرہ وافعال صحابہ سے ثابت ہے جبکہ عورت حالت قیام میں اپنے ہاتھ ناف کے اوپر سینے پر باندھے گی جس پر ائمہ کا اتفاق ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:"عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔"یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ جلد 3، باب وضع الیمین علی الشمال، صفحہ نمبر322/321، رقم الحدیث 3959)

ھدایہ میں ہے:"لأن الوضع تحت السرة أقرب إلى التعظيم وهو المقصود" یعنی ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا تعظیم کے زیادہ قریب ہے اور یہی نماز میں مقصود ہے۔ (الھدایہ شریف، کتاب الصلوۃ، جلد اول، صفحہ نمبر 49، التراث)

فتح باب العنایہ میں ملا علی قاری فرماتے ہیں: وَ الْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا]عَلٰی صَدْرِھَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِھَا عَلَی السَّتْرِ یعنی ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے، کیونکہ عورت کی حالت کا دارو مدار پردے پر ہے۔

(فتح باب العنایۃ فی شرح النھایہ، کتاب الصلوۃ، صفحہ243، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ، ابو الامین محمد مبین اختر مدنی

۱۳ جون ۲۰۲۴ء بمطابق ۷ ذوالحجہ ۱۴۴۵